Blossom of The Youth

سفیرِ اسلام

شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی ۱۳۷۴ھ - ۱۹۵۴ء)

فضیلۃ الاستاذ

مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ ۔ لاہور

Blossom of The Youth

تالیف:

سفیرِ اسلام

شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی ۱۳۷۴ھ - ۱۹۵۴ء)

تحقیق وتخریج

فضیلۃ الاستاذ

مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

8-C دربار مارکیٹ - لاہور

voice: 042-37248657 - 042-37112954 - 042-37300642

Email:zaviapublishers@gmail.com

2015ء

بار اول	1000
ہدیہ	150
ناشر	نجابت علی تارڑ

{لیگل ایڈوائزرز}

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

{ملنے کے پتے}

زاویہ پبلشرز

شوروم ظہور ہوٹل، دکان نمبر 2
دا تا دربار مارکیٹ، لاہور
Email: zaviapublishers@gmail.com
042-37300642

صبح نور پبلی کیشنز، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور	0321-4771504
مکتبہ غوثیہ ہول سیل، پرانی سبزی منڈی، کراچی	021-34926110
مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی	021-32216464
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدر آباد	022-2780547
مکتبہ متینویہ، پرانی سبزی منڈی روڈ، بھاول پور	0301-7728754
نورانی ورائٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
مکتبہ بابا فرید چوک چشتی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ باب الاسلام، فیضان مدینہ، حیدر آباد	0313-4812626
مکتبہ حسان اینڈ پرفیومز، پرانی سبزی منڈی کراچی	0331-2476512
رضا بک شاپ، میلاد فوارہ چوک، گجرات	0300-6203667
مکتبہ فریدیہ، ہائی سٹریٹ ساہیوال	040-4226812

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرفِ انتساب

شیخ الاسلام والمسلمین الملقب بہ ابو حنیفہ ثانی

امام عبد الواحد سیوستانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

کی بارگاہ میں، جن کی فقہِ حنفی میں گراں قدر خدمات کو اہلِ قلم آج بھی دادِ تحسین پیش کر رہے ہیں اور اپنا نام اُن کے عقیدت مندوں میں درج کروا رہے ہیں۔

"طالب نگاہ و کرم"

ابو محمد اعجاز احمد

Contact: 0321.2166548
aijazalqadri@hotmail.com

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا بہت شکر واِحسان ہے کہ اُس نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عنایت فرمائی ہے، جس کی بدولت آج تک لاتعداد دینی کتابوں کی شاندار طباعت کا فریضہ سرانجام دیا جاچکا ہے اور آئندہ بھی ہم پُرعزم ہے کہ اس کارِ خیر کو جاری رکھیں گے اور اُمت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے بہتر سے بہتر شہ پاروں کو منتخب کر کے منصہ شہود پر لائیں گے۔

پیشِ نظر کتاب ہماری نوجوان نسل کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے ایک بہترین ممدومعاون ہے جس میں دنیا کی رنگینوں کو بہت قریب سے دیکھنے والے، سیاح عالم شاہ عبدالعلیم صدیقی نے نہایت ناصحانہ اَنداز میں نوجوانوں کو اُن کی قدر وقیمت سے آگاہ کیا اور اپنی بربادی سے اِجتناب کرنے کی جانب توجہ دلائی ہے، یقیناً آج کی ہماری نسلِ نو کو زندگی کی باگ دوڑ سنبھالنے کے لیے اس طرف سوچنے کی بھی اَشد ضرورت ہے تاکہ انہیں دنیا وآخرت دونوں میں سرخروئی نصیب ہوسکے۔

یہ کتاب ایک عرصے سے مختلف مکاتب کی جانب سے شائع ہوتی رہی لیکن طباعتی اغلاط سے پُر ہونے کی بنا پر اِس سے خاطر خواہ نفع قدرے ممکن نہ رہا تو اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے محقق عصر مفتی ابو محمد اعجاز احمد زید مجدہ نے اسے تحقیق و تخریج سے مزین کیا ہے اور ہمارا اِدارہ اسے دیدہ زیب طرز پر شائع کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مصنف و محقق اور ناشر کو دارین میں اجر و ثواب عنایت فرمائے۔

نجابت علی تارڑ

فہرستِ مضامین

بہارِ نسل نو خوش آمدید

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ہر طبقے اور شعبے میں رہنمائی فراہم کی ہے جس پر عمل کر کے انسان کامیابی کے ساتھ اپنی زندگی اور بندگی دونوں کو بہتر سے بہتر بنا سکتا ہے لیکن ضرورت صرف اور صرف عمل کی ہے بہر کیف جس کا فقدان ہمیں ہر جگہ نظر آتا ہے۔

دنیا کی سیاحت کرنے والے اپنے زمانے کے عظیم مبلغ، مصلح اُمت ،شاہ محمد عبد العلیم صدیقی نے اپنے طویل مشاہداتی سفروں میں جہاں دنیا کے بہت سارے تنزلی عوامل کا جائزہ لیا اور اُن کے ممکنہ حل کے لیے کوشش فرمائیں وہیں انہیں سب سے اہم زوال کی وجہ نوجوان نسل کی بربادی نظر آئی۔ میری دانست میں شاید انہیں اس کی بابت سب سے زیادہ نقصان کا اندیشہ لاحق ہوا تو انہیں نے اپنے دردِ دل کو لباس کلمات بخشے اور ایک مختصر رسالہ تصنیف کرتے ہوئے بقائے نسل انسانی کی طرف اَربابِ اِقتدار بلکہ اربابِ نفس سرکش کی توجہات کو مبذول کروایا۔

مبلغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ایسا کارنامہ ہے کہ صفحات کی تنگ دامنی سے قطع نظر اگر صرف ان کے اِعلائے کلمۃ الحق کو ہی مد نظر رکھ لیا جائے، بلکہ ہیومن رائٹس کے عمومی مقاصد کو بھی دیکھ لیا جائے تو بلاشبہ مبلغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ کا

یہ حق ہے کہ انہیں اُردو میں اس شعبے کی اوّلین خدمات رقم کرنے والوں کی حیثیت سے ایوارڈ دیا جائے۔

کیونکہ ہمارے یہاں نوجوانوں کے مسائل جتنے زیادہ متنوع ہوتے جا رہے ہیں اُن کا حل اور ضرر رَساں عوامل کا سدّباب اتنا ہی عنقا ہوتا جا رہا ہے، علمائے عصر کے قلم ایسے مسائل پر لکھنے سے شرماتے نظر آتے ہیں جبکہ دیگر بے باک قلم کار فحش مواد مرتب کر کے پیش کرتے دکھائی دیتے ہیں، جس سے ہماری نوجوان نسل کا حال واِستقبال دونوں خطرے میں جا پڑے ہیں۔

نوجوانوں میں سے اِگر صنفِ مرد کے بات ہو تو پھر بھی ان کے لیے کوئی نہ کوئی عالم / مفتی موجود ہوتا ہے یا کسی جگہ سے وہ اِستفادہ کر سکتا ہے لیکن صنفِ نازک یعنی خواتین اپنے ایسے مسائل کہاں لے کر جائیں؟ نتیجہ وہی ہوتا ہے کہ اندرونی مسائل جوں کے توں رہتے بلکہ بڑھتے چلے جاتے ہیں اور اُدھر حیا کی مجسم صورتیں علاج ونصیحت سے فیض یاب نہ ہونے کے سبب اپنی قدر ونعمت کو گنوا دیتی ہیں۔

ہمارے یہاں تحفہ دولہا / تحفہ دلہن نامی بیسوں کتب مارکیٹ میں میسر آئیں گی لیکن اس مرحلہ تک پہنچنے سے پہلے کے اہم مرحلے یعنی: محافظت شباب کی بابت شاید کوئی ایک کتاب بھی دکھائی نہ دے گی۔ ارے خدا کے بندو! جن باتوں کی محافظت پہلے کروانی تھی اس پر تو نہ باپ نے توجہ دی نہ ماں نے کان

دُھرا، اَب شادی کے بعد کیوں سر پیٹتے ہو؟ کاش کے پہلے ہی والدین اپنی اولاد کو سمجھا دیتے اور انہیں درست رہنمائی فراہم کر دیتے تو آج اِن حکیمانہ نسخہ جات کی چاندی نہ ہوتی۔

بہر کیف کتاب ہذا گویا کہ ہمارے والدین ہی کی جانب سے ایک قرض تھا جسے مبلغ اسلام نے اَدا کر دیا ہے کہ جو نصیحت والدین نے کرنی تھی وہ موصوف نے ان کی جانب سے کر دی۔ اَب ضرورت ہے کہ اپنی نوجوان نسل کو عنفوانِ شباب کی ابتداء ہی سے اس کتاب کا مطالعہ کروائیں اور اپنی سرپرستی میں انہیں مزید فہم و اصلاح کا موقع فراہم کریں تاکہ اُن کا شباب ایک مثالی و پاکیزہ صورت کا عکاس ہو۔

لہٰذا ایسے میں بہت شدید ضرورت ہے کہ کتاب ہذا کو ہماری نوجوان نسل مرد و عورت میں بالخصوص عام کیا جائے، اسکولز / کالجز / یونیورسٹیز کے طلبا و طالبات اسے بغور پڑھیں اور اپنے اعمال و کردار کا محاسبہ کریں۔

میں نے اس کتاب پر کام کر کے اپنی خواہش و سعی سے دو مرتبہ الگ الگ اداروں سے شائع کروایا تھا تاکہ یہ کتاب ہر فرد کی دسترس میں باآسانی پہنچ جائے لہٰذا اَب اسے ملک کے وسیع اشاعتی ادارے زاویہ پبلیشرز کے سپرد کر رہا ہوں تاکہ وہ اسے بہتر سے بہتر انداز میں شائع کریں اور جہاں تک ہو سکے اس کی

ترسیل کو تجارتی مفاد سے بالاتر ہو کر اَخلاقی اَقدار کے تحفظ و فروغ کے لیے پہنچائیں، میری دانست میں یہ اِدارہ اس کام کو بخوبی سر انجام دے سکتا ہے۔

محترم نجابت علی تارڑ اس کام کے لیے موزوں اور بالخصوص دادِ تحسین کے حق دار ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے نیز مجھے اور جملہ معاونین کو بھی دارین میں اپنے شایانِ شان اجر سے مالا مال فرمائے۔ آمین

اعجاز احمد

0321.2166548

aijazalqadri@hotmail.com

تقدیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

انسان کی زندگی کے مختلف ادوار و مواسم ہیں، اللہ تعالیٰ نے سورۂ حج کی آیت نمبر ۵ میں تخلیقِ انسان کے بیان کے بعد انسانی ادوار یعنی: بچپن، جوانی اور بڑھاپے کا ذکر فرمایا ہے۔ سیدِ عالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس نوجوان کو (لڑکی ہو خواہ لڑکا) یہ نویدِ مسرت سنائی ہے کہ جو اپنی جوانی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں گزارتے ہوئے بڑھاپے کی دہلیز پر پہنچے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا، جس دن اُس کے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۹۷ھ نے "تَنْبِيْهُ النَّائِمِ الْغُمْرِ عَلٰى مَوَاسِمِ الْعُمُرِ" میں انسانی زندگی کے ادوار کو قرآن وسنت کی روشنی میں پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اِن ادوار میں ایک اہم دور اور موسم "شباب یا جوانی" کا ہے، جس کی نگہداشت وحفاظت کا انتظام بہت ضروری ہے۔

علماءِ کرام نے اپنے اپنے زمانوں میں "نوجوانوں" کی تربیت اور نصیحت پر خصوصی توجہ دی اور مختلف کتب ورسائل تحریر کیے۔ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ کتاب کے علاوہ ہم ذیل میں چند ایک کے اسماء ذکر کرتے ہیں:

۱۔ مثلاً زمانۂ قدیم کے مشہور فلسفی ارسطو نے بھی ایک کتاب بعنوان "الشباب والہرم" (یعنی: جوانی وبڑھاپا)، تحریر کی تھی جیسا کہ حاجی خلیفہ کی "کشف الظنون" سے معلوم ہوتا ہے۔ (دیکھیے ج ۳، ص ۱۴۲۹)

۲۔ حافظ حسن بن عبد الرحمن رامہرمزی نے "کتاب الشیب والشباب" تالیف کی۔ (دیکھیے: ایضاح المکنون، ج ۳، ص ۳۰۷)

۳۔ علی بن محمد معروف بہ رضائی بن زکریا بن بیرام حنفی متوفی ۱۶۲۹ء نے "عود الشباب" کے نام سے ایک کتاب تحریر کی۔ (الاعلام، ج ۵، ص ۱۳)

۴۔ ابو قاسم محمد بن ابراہیم بن خیرہ مدائینی اشبیلی نے ادب کے موضوع پر ایک عمدہ کتاب "ریحان الألباب وریعان الشباب فی مراتب الآداب" تصنیف کی، جیسا کہ حاجی خلیفہ نے ذکر کیا۔ (دیکھیے کشف الظنون، ج ۱، ص ۹۳۹)

۵۔ سفیر پاکستان مبلغ اسلام شاہ محمد عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے دور میں اس موضوع پر قلم اُٹھایا اور انتہائی سلیس اردو میں "بہارِ شباب" کے نام سے ایک محبت بھرا پیغام مسلمانوں کو دیا۔

کتاب پر ایک نظر:

ائمۂ صحاح وغیرہ نے حضرت تمیم داری، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ!؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَأَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّتِهِمْ.

یعنی: "بے شک دین خیر خواہی کا نام ہے، صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کس کے لیے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اُس کی کتاب کے لیے، اُس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے ائمہ کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے"۔

اگر یہ کہا جائے کہ شاہ محمد عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ اس پوری کتاب میں مذکورہ حدیث پر عامل نظر آتے ہیں، تو بالکل بجا ہو گا، اس لیے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیس سے زائد عنوانات قائم کر کے ایک پاکیزہ معاشرے کی تشکیل کے لیے نصیحت پیش کی ہے۔ مقدمۂ کتاب میں خرافات سے پُر چند کُتب کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس کے بعد ابتدا میں قاری کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک نشانی بتائی کہ اُس نے کس طرح مرد و عورت کو پیدا کیا اور اُن کے درمیان قانونی رشتے کا بتایا۔ اسلام میں تصورِ نکاح کے تقدس کو اُجاگر کیا اور مرد و عورت کے حقوق کا بتایا۔ شریعتِ اسلامی کی رُو سے قُربت کے فطری طریقے کے ساتھ ساتھ غیر فطری طریقے کی نشاندہی بھی فرمائی۔ چونکہ آج کل ملکی قوانین بنانے اور اُن کی تشریح کرنے والے عموماً کما حقہ دینی احکام سے آشنا نہیں ہوتے اسی لیے ایسے قانون دانوں کی خیر خواہی کے لیے انہیں بھی نصیحت فرمائی۔ حدودِ اسلامی کی اہمیت سے غافل یا جاہل کے لیے "حدِ زنا" کی تعریف اور اُس کا فلسفہ بیان کیا۔

کسی بھی قوم یا ملک کی ترقی میں ہمیشہ سے اہم کردار اُن کے نوجوانوں کا رہا ہے، خصوصاً جب کہ یہ نوجوان ذہنی صحت کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کی نعمت سے بھی نوازے ہوئے ہوں۔ اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان ذہن و جسم کے ساتھ ساتھ اپنی روح کو بھی صحت مند بنائے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحت مند باعمل مسلمان کو ایک کمزور باعمل مسلمان کے مقابلہ میں بہتر قرار دیا ہے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصاً جوانوں کے نام اپنے ایک محبت بھرے پیغام میں بتایا ہے کہ کس طرح عبادت کا مزہ پایا جاسکتا ہے۔

دنیا کے تقریباً ہر ترقی یافتہ و ترقی پذیر ملک میں ایک محکمہ حفظانِ صحت کا ضرور ہوتا ہے، یقیناً اسلامی تعلیمات واحکام ان کے لیے بھی ہیں، ان کی خیر خواہی کے لیے مبلغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ نے محکمۂ حفظانِ صحت کو بھی نصیحت فرمائی ہے، مختلف ممالک میں اس محکمہ کے حوالے سے جو خلافِ شرع اُمور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ملاحظہ فرمائے، ان میں سے کچھ انتہائی مہذب انداز میں ذکر فرمادیے۔ اس کے فوراً نوجوان مردوں کو نصیحت فرمائی ہے۔

جب کوئی معاشرہ اخلاقی پستی کا شکار ہوجائے، تو وہاں ایک نہ ایک دن "زنا" کی کثرت ہونے لگتی ہے، پھر عورتوں کا ایک گروہ "نائکات یا طوائفوں" کی صورت میں تشکیل پالیتا ہے۔ چونکہ یہ بھی معاشرے کا حصہ ہوتی ہیں، لہٰذا مردانِ قلندر انہیں بھی خیر خواہی کے جذبے کے تحت نصیحت کرتے رہے ہیں،

تاریخ کے اوراق میں ایسے بہت سے واقعات ضبطِ تحریر میں لائے جا چکے ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انہی "طوائفوں" میں سے کئی ایک نے کسی "مردِ قلندر" کے ہاتھ پر توبہ کی اور بقیہ کی ساری زندگی پارسائی میں گزاری۔ آج بھی انہیں نصیحت کی ضرورت تو ہے۔ قربان جائیں شاہ محمد عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی روشن بصیرت کے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے معاشرے کی اس اکائی کو بھی نظر انداز نہیں کیا، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لیے "اِن کے نام بھی محبت کا پیغام" دیا۔ نہ جانے اب تک یہ "پیغام" ان میں سے کتنوں کی زندگی سنوار چکا ہوگا، یا مستقبل میں سنوارے گا۔ یہ پیغام مبلغینِ اسلام کے لیے رہنما کی حیثیت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمیدِ واثق ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے اس ولیِ کامل رحمۃ اللہ علیہ کے اس پیغام کو آج بھی اِن عورتوں پر پیش کیا جائے تو کرامت کا ظہور ہو جائے گا۔

کتاب کے آخر میں اپنی قوتِ مخصوصہ کو برباد کرنے سے منع کیا اور اُس کے وبال کا بتایا۔ پھر ایک عنوان قائم کیا جس کا نام "عورتوں کی چھری اپنے ہاتھوں اپنے گلے پر" رکھا، اس میں سنہری الفاظ حیا کا لباس اوڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔

حرفِ آخر:

مختصر یہ کہ مبلغ اسلام شاہ محمد عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ اس پوری کتاب میں ایک مخلص ناصح کی حیثیت سے مسلمانوں سے ہم کلام ہوئے ہیں۔ جس نے اِس نصیحت کو صدقِ دل سے قبول کیا، وہ ضرور اپنے اندر ایک بہتر تبدیلی محسوس کرے گا، نیز اس کتاب کی تعلیمات معاشرے میں موجود زنا و بدکاری اور بے راہ روی کے اِنسداد میں ممد و معاون ثابت ہوں گی، ضرورت صرف اور صرف "عمل" کی ہے۔

اگرچہ یہ کتاب کئی بار مختلف سُنی مطابع سے شائع ہو چکی ہے، تاہم دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق اس پر تحقیق و تخریج کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی، بالآخر مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ نے بڑی عمدگی سے اسے مکمل کیا۔ اس کارِ سفر میں برادرم مرزا فرقان احمد نے کمپیوٹر پر اس کی تصحیح کا کام بحسن و خوبی انجام دیا۔ کچھ عرصہ قبل جناب نجابت علی تارڑ صاحب (زاویہ پبلی شرز، لاہور) نے اس بہترین کتاب کو دوبارہ دیدہ زیب طباعت کے ساتھ شائع کروانے کا عزم ظاہر کیا اور اب الحمد للہ یہ شائع ہو کر دوبارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

نوجوانانِ ملت اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ خریدیں، مطالعہ فرمائیں اور خیر خواہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر اپنے دوست احباب کو تحفہ میں پیش کریں،

تاکہ معاشرے کی پاکیزگی کا عمل جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے اور ہماری آنے والی نسلوں میں اس پاکیزگی کے اثرات واضح نظر آئیں۔ اپنے جملوں کا اختتام مفتیِ اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر پر کرتا ہوں، جس میں حضرت نے بظاہر خطاب تو اپنے آپ سے کیا ہے، تاہم پیغام تمام نوجوانوں کے لیے ہے:

ریاضت کے یہی دن ہیں، بڑھاپے میں کہاں ہمت
جو کرنا ہے اب کر لو، ابھی نوریؔ جواں تم ہو

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مصنف کی برکت سے محققِ کتاب، ناشر، معاونین اور راقم الحروف کو مزید دینِ متین کی خدمت کرنے کی ہمت، قوت اور طاقت عطا فرمائے، ہماری کوششوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ہمیں دارین کی سعادتیں بخشے، آمین۔

ڈاکٹر حامد علی علیمی
(غفر لہ ولوالدیہ)
Hamidali41@gmail.com

مبلغ اسلام حضرت مولانا

شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

(از قلم: علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ)

محسن ملت، نازش اہلسنت، مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی ابن حضرت مولانا محمد عبد الحکیم قدس سرہما ۱۵ر رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ (۳ر اپریل ۱۸۹۲ء) کو میرٹھ (یو۔پی، انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد عظیم المرتبت درویش صفت عالم دین اور بلند پایہ شاعر تھے، جوش تخلص کرتے تھے، ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ چار سا دس ماہ کی عمر میں قرآن پاک پڑھ لیا، اردو، فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم والد گرامی سے حاصل کی بعد ازاں جامعہ قومیہ میرٹھ میں داخل ہوئے اور سولہ سال کی عمر میں درس نظامی کی سند حاصل کی۔

آپ کو چونکہ شروع ہی سے تبلیغ اسلام کا شوق تھا اس لیے علوم جدیدہ حاصل کرنے کے لیے اٹاوہ ہائی سکول سے میٹرک پاس کیا اور پھر ڈویژنل کالج میرٹھ میں داخلہ لیا، ۱۹۱۷ء میں بی۔ اے کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا، کالج کی چھٹیوں کے دنوں میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی خدمت میں بریلی شریف حاضر ہو کر اکتساب فیض کرتے رہے۔

میرٹھ کالج کی تعلیم کے دوران آپ کو آل برما ایجوکیشنل کانفرنس کا صدر منتخب کیا گیا۔ اس کانفرنس میں آپ نے جو خطبہ دیا وہ برما اور سیلون میں مقبولِ عام ہوا اور برما کے احباب سے دینی نشرواشاعت پر آپ کی جو گفتگو ہوئی وہ مستقبل کے تبلیغی مشن کے لیے بنیاد ثابت ہوئی۔

آپ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے اور خلافت و اجازت سے سرفراز ہوئے اور انہی کے ایماوارشاد پر اپنی زندگی تبلیغِ دین اور خدمتِ اسلام کے لیے وقف کر دی اور اپنے نجی خرچ پر پیغامِ اسلام دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا۔ محسنِ ملت امام اہلِ سنت آپ کو بڑی قدر منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، اپنے تلامذہ اور خلفاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

عبدِ علیم کے علم کو سُن کر
جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں[1]

حضرت مولانا صدیقی قدس سرہ کو اپنے شیخِ طریقت سے کمال عقیدت تھی۔ حرمین طیبین کی زیارت سے واپسی پر آپ نے ایک طویل قصیدہ مدحیہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی خدمت میں پیش کیا جس کے چند

---

[1] احمد رضا بریلوی، امام اہلِ سنت: الاستمداد (نوری کتب خانہ لاہور) ص ۷۹۔

اشعار درج ذیل ہیں:۔

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اُس سے سوا تم ہو
قسیم جامِ عرفاں اے شہ احمد رضا! تم ہو
غریق بحر اُلفت، مست جامِ بادۂ وحدت
محبِ خاص، منظورِ حبیبِ کبریا تم ہو
جو مرکز ہے شریعت کا، مدار اہلِ طریقت کا
جو محور ہے حقیقت کا، وہ قطب الاولیاء تم ہو
عرب میں جا کے ان آنکھوں نے دیکھا جسکی صولت کو
عجم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نما تم ہو
تمہیں پھیلا رہے ہو علمِ حق اکنافِ عالَم میں
امام اہلِ سنت نائبِ غوث الوریٰ تم ہو
علیمِ خستہ اک ادنیٰ گدا ہے آستانے کا
کرم فرمانے والے حال پر اس کے شہا تم ہو

جب یہ اشعار سنا چکے تو امام اہل سنت نے اپنے قیمتی عمامہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

"مولانا! آپ کی خدمت میں کیا پیش کروں؟ آپ اُس دیار پاک سے تشریف لا رہے ہیں، یہ عمامہ تو آپ کے قدموں کے بھی لائق نہیں،

البتہ میرے کپڑوں میں سب سے بیش قیمت ایک جُبہ ہے، وہ حاضر کیے دیتا ہوں"[2]۔

اس واقعہ اور مندرجہ بالا قصیدے کو غور سے پڑھیے اور دیکھیے کے آج کل وہ خلوص و محبت کہاں جو ان مقدس ہستیوں کا طرۂ امتیاز تھا۔

حضرت مولانا محمد عبد العلیم صدیقی شعلہ بیان خطیب، بلند پایہ ادیب اور عظیم مفکر اسلام تھے، جب آپ اپنی نغمہ ریز آواز میں دلائل و براہین سے اسلام کی حقانیت بیان کرتے تو حاضرین پر سکوت چھا جاتا اور بڑے بڑے سائنسدان، فلاسفر اور دہریہ قسم کے لوگ آپ کے دست اقدس پر حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے۔ آپ تقریباً دنیا کی ہر زبان میں اس روانی سے تقریر کرتے تھے کہ خود اہل لسان ورطۂ حیرت میں رہ جاتے۔ آپ نے پوری قوت اور بے باکی سے دین فطرت اسلام کا پیغام دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچایا جس کے نتیجے میں پچاس ہزار سے زائد غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ وہ ناقابلِ فراموش کارنامہ ہے جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

۱۹۵۱ء میں آپ نے پوری دنیا کا تبلیغی دورہ کیا جس میں قابل ذکر ممالک انگلستان، فرانس، اٹلی، برٹش گیانا، مڈغاسکر، سعودی عرب، ٹرینی ڈاڈ،

2۔ ظفر الدین بہاری، ملک العلماء، مولانا، حیات اعلیٰ حضرت ج اول ص ۵۱۔۵۲۔

امریکہ، کینیڈا، فلپائن، سنگاپور، ملائشیا، تھائی لینڈ، انڈونیشیا اور سیلون تھے۔ اس کے علاوہ برما، سیلون، ملائشیا، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، انڈوچائنا، چین، جاپان، ماریشس، جنوبی و مشرقی افریقہ کی نو آبادیات سعودی عرب، عراق، اردن، فلسطین، شام اور مصر کے متعدد تبلیغی دورے کیے، تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوت اسلام دی اور ہر زبان میں اسلام کا لٹریچر شائع کیا۔ آپ کی تبلیغی کوششوں سے بورنیو کی شہزادی

Her Highness Princess Gladys Palmer Khairunnisa of
Sarawark Staateborneo,

ماریشس جنوبی افریقہ کے فرانسیسی گورنر مروات

Governor Merwate Tifefrnch Statesman,

اور ٹرینی ڈاڈ کی ایک خاتون وزیر

Murifi Donawa Fatima,

مشرف بہ اسلام ہوئے۔

بانی پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح، مراکش کے غازی عبد الکریم، فلسطین کے مفتیِ اعظم سیّد امین الحسینی، اخوان المسلمین کے سربراہ حسن البناء، سیلون کے آنریبل جسٹس ایم مروانی، کولمبو کے جسٹس ایم ٹی اکبر، سنگاپور کے

ایس، این دت اور مشہور انگریز ڈرامہ نویس اور فلسفی جارج برناڈ شا آپ کی علمی وروحانی شخصیت سے بے حد متاثر تھے۔

۱۷/اپریل ۱۹۳۵ء کو ممباسا (جنوبی افریقہ) میں جارج برناشا سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ آپ نے برناڈ شا کے مختلف سوالات کے جوابات اس انداز سے دیے کہ دنیا کا عظیم فلاسفر آپ کے سامنے ساطفل مکتب نظر آنے لگا۔ آپ نے اسلام اور عیسائیت کے اصولوں کا تقابلی جائزہ تاریخ، سائنس اور فلسفہ کی روشنی میں اس طرح بیان کیا کہ برناڈ شا کو اسلام کی عظمت کا اعتراف کرنا پڑا۔ اس گفتگو کا اردو ترجمہ ماہنامہ ترجمان اہلسنت، کراچی شمارہ محرم وصفر ۱۳۹۲ھ میں شائع ہو چکا ہے۔

حضرت مولانا صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیماتِ اسلامیہ کو عام کرنے کے لیے ہر پہلو پر توجہ دی، متعدد مساجد تعمیر کرائیں جن میں سے حنفی جامع مسجد کولمبو، سلطان مسجد سنگاپور، اور مسجد ناگریا جاپان زیادہ مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ عربی یونیورسٹی ملایا، پاکستان نیوز، مسلم ڈائجسٹ، ٹرینی ڈاڈ، مسلم ائیوول (جنوبی افریقہ) کی بنیاد آپ ہی نے قائم کی۔ ۱۹۴۹ء میں سنگاپور میں تنظیم بین المذاہب کے نام سے ایک ادارے کی بنیاد ڈالی اور تمام دنیا کے عیسائی، یہودی، بدھ مت اور سکھ مذاہب کے پیشواؤں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے لادینیت کا قلع قمع کرنے کی اپیل کی، تمام مذاہب کے راہنماؤں کی اس مشترکہ کانفرنس

میں آپ کو ہز اکز لٹیڈ ایمی نینس (His Exalted Eminence) کا خطاب دیا گیا۔ نیز مصر میں تنظیم بین المذاہب الاسلامی کے نام سے مختلف مکاتبِ فکر کی ایک تنظیم قائم کی۔

۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۹ء میں حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی قدس سرہ رابطہ اسلامیہ ہند کے رئیس وفد اور ملایا، شرقی و جنوبی افریقہ اور جزائر شرقیہ کے مندوب کی حیثیت سے سعودی عرب تشریف لے گئے اور سعودی حکومت کی طرف سے حجاج پر عائد کردہ ٹیکسوں کے خاتمہ اور حجاج کے لیے سہولتیں فراہم کرنے کے لیے دنیا بھر سے آئے ہوئے اجلہ علماء حکومت سعودیہ کے عمائدین اور عبد العزیز بن سعود سے مذاکرات کیے، جن کا خاصا اثر ہوا۔ ان مذاکرات کی تفصیل "البیان" کے نام سے عربی میں شائع ہوئی تھی، جس کے آغاز میں اخوان المسلمین (مصر) کے بانی حسن البناء نے ابتدائیہ لکھا اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد العلیم قدس سرہ کی مساعیٔ جمیلہ کو خراج تحسین پیش کیا، چنانچہ لکھتے ہیں:

" كما كان من فضل الله وتوفيقه أن التقينا منذ عامين في الأرض المقدسة وعند البيت العتيق بصاحب الفضيلة والداعية الإسلامي الشيخ محمد عبد العليم الصديقي...... ونحن نسأل الله تبارك وتعالى أن يجزي الأستاذ المفضال الشيخ محمد عبد

العليم الصديقي عن المسلمين عامة خير جزاء [3]

"اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دو سال ہوئے ہماری ملاقات ارضِ مقدس میں بیت اللہ شریف کے پاس صاحب فضیلت مبلغ اسلام الشیخ محمد عبد العلیم صدیقی سے ہوئی (کچھ عبارت کے بعد) ہم اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحب فضیلت استاذ شیخ محمد عبد العلیم صدیقی کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے"۔

تبلیغ اسلام کی قابلِ قدر خدمات کے علاوہ آپ کی سیاسی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں دنیا کے کسی گوشے میں مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھایا جاتا تو آپ بے چین ہو جاتے۔ تحریک خلافت شدھی تحریک اور تحریکِ پاکستان میں مردانہ وار حصہ لیا۔ صرف پاک و ہند ہی میں نہیں بلکہ دیگر ممالک میں بھی تحریک پاکستان کے لیے فضا ہموار کی۔ مصر اور انگلینڈ میں کانگریسی ایجنٹوں سے مناظرے کیے، مسلم لیگ کی طرف سے باقاعدہ طور پر علماء کی ایک جماعت کے قائد کی حیثیت سے حج کے موقع پر مکہ مکرمہ جاکر دنیا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے مسلمانوں کے سامنے پاکستان کی اہمیت کو واضح کیا۔ مفتی اعظم فلسطین سیّد امین الحسینی، حسن البناء قائد اخوان المسلمین، سیّد عبد اللہ شاہ (اردن) اور دیگر لیڈروں کو تحریک پاکستان سے پوری طرح روشناس کرایا۔

---

[3] محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی، مولانا مبلغ اسلام، البیان (تمہید، مطبوعہ میرٹھ)۔

۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس، بنارس میں شرکت فرمائی اور علی الاعلان تحریک پاکستان کی حمایت فرمائی۔ قائدِ اعظم کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے عالمی دورے سے واپسی پر کراچی میں عظیم کانفرنس منعقد کی جس میں سندھ، پنجاب اور مشرقی پاکستان کے اکابر علماء و مشائخ نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں پاکستان کے لیے آئین اسلامی کے جامع دستور کا مسودہ تیار کر لیا گیا، علماء نے تائیدی نوٹ لکھے اور حضرت مولانا صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی سرکردگی میں قائدِ اعظم کی خدمت میں مسودۂ آئین پیش کیا گیا۔ قائد اعظم نے تین گھنٹہ تک مسودۂ آئین کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی، حضرت مولانا نے انہیں اس خوش اسلوبی سے مطمئن کیا کہ قائد اعظم نے یقین دلایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ قومی اسمبلی کے منظور کرنے پر بہت جلد یہ آئین نافذ کر دیا جائے گا اس کے بعد جلد ہی ان کی وفات ہو گئی اور قائد اعظم علماء کرام سے کیا ہوا یہ وعدہ ایفاء نہ کر سکے۔ یاد رہے کہ پاکستان بننے کے بعد قائد اعظم نے پہلی نماز عید آپ ہی کی اقتداء میں ادا کی تھی۔

حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی قدس سرہ نے تالیف و تصنیف پر بھی خاطر خواہ توجہ دی اور کثیر التعداد، قابل فخر تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا! لیکن افسوس ان میں سے بہت سی تصانیف زیور طبع سے آراستہ نہ ہو سکیں اور جو طبع ہوئیں ان کا شایانِ شان اہتمام نہ کیا گیا۔ چند تصانیف کے نام یہ ہیں:

۱۔ ذکرِ حبیب (دو حصے)

۲۔ کتاب التصوف

۳۔ بہارِ شباب (نوجوان کی اصلاح کے لیے بہترین کتاب)

۴۔ احکامِ رمضان (یہ تصانیف اردو میں ہیں)

۵۔ اسلام کی ابتدائی تعلیمات

۶۔ اسلام کے اصول

۷۔ مسائلِ انسانی کا حل

۹۔ اسلام میں عورت کے حقوق

۱۰۔ مکالمہ جارج برناڈ شا

۱۱۔ مرزائی حقیقت کا اظہار (یہ تصنیفات انگریزی میں ہیں)

چالیس سال تک دنیا بھر میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ انجام دے کر ۲۲ر ذوالحجہ ۱۳۷۴ھ (۱۲ر اگست ۱۹۵۴ء) کو مدینہ منورہ میں اپنے محبوبِ حقیقی سے جا ملے اور تعلیماتِ اسلامیہ کی تبلیغ و اشاعت کے انعام کے طور پر جنت البقیع میں جگہ ملی، اس نابغۂ روزگار ہستی کے وصال سے تاریخ اسلام کا ایک روشن ورق الٹ گیا۔

حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی قدس سرہ کے وصال کے بعد آپ کے محبوب خلیفہ اور داماد حضرت مولانا حافظ ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن انصاری

قادری رحمۃ اللہ علیہ بین الاقوامی تبلیغی جماعت ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشنز کے بانی و صدر اور فرزند ارجمند حضرت مولانا علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی (صدر جمعیت علماء پاکستان) نے نہ صرف حضرت علامہ صدیقی قدس سرہ کے مشن کو جاری رکھا بلکہ اسے آگے بڑھایا، حضرتِ علامہ شاہ احمد نورانی وہ حق گو، بیباک اور مرد مجاہد ہیں جن کی جرأتِ ایمانی کو موافق و مخالف نے تسلیم کیا ہے، ان دنوں پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے نفاذ کے لیے تمام تر مساعی کو وقف کیے ہوئے ہیں۔ اللہ رب العزت انہیں کامیابی عطا فرمائے۔ ملک وملت کی بقاء واستحکام اور عزت و آبرو کا راز صرف اور صرف آئین اسلامی کے عملی نفاذ میں ہے[4]۔

۞ ۞ ۞ ۞
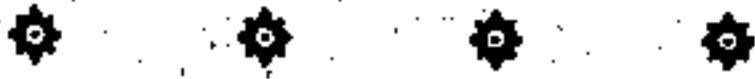
4۔ ماہنامہ ضیائے حرم (بھیرہ) نومبر ۱۹۷۱ء، مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی۔

منقبت بحضور شاہ محمد عبد العلیم صدیقی قادری میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

کلام: ڈاکٹر حامد علی علیمی

کیا بیاں ہو شانِ والا حضرتِ عبد العلیم
جو کہوں اُس سے سوا ہیں حضرتِ عبد العلیم

ایشیا افریقہ و یورپ جہاں پر بھی گئے
ہر جگہ پر ہے دلوں میں اُلفتِ عبد العلیم

مصطفیٰ کے دین کی خدمت کے صدقے ہو گئی
چاند تاروں سے بھی اونچی رفعتِ عبد العلیم

مسلکِ حق اہلسنت کی سدا تبلیغ کی
جانشینِ اعلیٰ حضرت، حضرت عبد العلیم

عمر تریسٹھ سال، طیبہ میں ہے مدفن اور وصال
اور بقیع پاک میں ہے، تُربتِ عبد العلیم

سب عزیزوں دوستوں کو یا الٰہی! بخش دے
از پئے غوث و رضا و حضرتِ عبد العلیم

یا الٰہی! دین کی کرتے رہیں خدمت سدا
سب کے سب اصحاب و آل و عترتِ عبد العلیم

شکر کر حامدؔ تو رب کا، فضل رحماں[5] کے سبب
ہاں تجھے بھی مل گئی یہ نسبتِ عبد العلیم

---

[5] یعنی: حضرت علامہ مولانا حافظ ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن الانصاری القادری نور اللہ مرقدہ۔

Blossom of The Youth

بہارِ شباب

تالیف

سفیر اسلام

شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی ۱۱۷۴ھ / ۱۹۵۴ء)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مقدمہ

قدرت نے انسان کو جس قدر بھی قوتیں عطا فرمائی اُن میں سے ہر ایک کا طریق استعمال بھی بتادیا گیا، اِس قسم کی تعلیم اگرچہ فطرتاً جانوروں کو بھی دی گئی مگر انسان اور جانوروں کی تعلیم میں ایک خاص فرق یہ ہے کہ انسان کو نئی نئی باتیں پیدا کرنے اور اپنی قوت کو ترقی دینے کا کمال بھی عطا کیا اِس کے بالمقابل جانوروں میں ابھی اس کا تجربہ نہیں ہوا کہ خود بخود بغیر کسی انسان کے سدھائے اپنی قوت کے کارناموں کو ترقی دینے میں مشغول ہیں یا نہیں۔

آج دعویٰ کیا جارہا ہے کہ عالَم اِنسانیت ترقی کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے معراجِ کمال پر پہنچ چکا ہے، دماغ کی فہم و فراست، فلسفہ و معقول کی موشگافیوں اور علوم مادیہ میں کیمسٹری وغیرہ کی نت نئی تحقیقات کی شکل میں ترقی کرتے ہوئے نئی نئی باتیں سوچنے اور جدید صحیح طریقہ نکالنے میں کامیابی کے زینہ پر فائز ہو جاتی ہے بلکہ ہیئت کی کارگزاریوں پر نظر ڈالیے تو آسمان تک کے قلابے ملاتی ہے۔

آلاتِ ظاہری کو دیکھیے تو ہاتھ جس قدر کام آج سے دو سو (۲۰۰) برس پہلے کرسکتے تھے آج مشینوں اور کلوں کے ذریعہ اس سے ہزار گنا انجام دے

رہے ہیں، پاؤں برسوں میں جس فاصلے کو بہت مشکل سے طے کرتے تھے، آج ریلوں اور موٹروں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ اسے منٹوں میں طے کیا جارہا ہے ،کان جس قدر پہلے سن سکتے تھے، آج اس سے ہزاروں بلکہ لاکھوں، کروڑوں درجہ زیادہ ٹیلی گراف اور وائرلس کے ذریعہ سن رہے ہیں۔

آج دور بینوں کے ذریعہ سے ہزاروں میل دور کی چیزیں دیکھ رہی رہیں لیکن اس مخصوص قوت کی طرف غور کے ساتھ دیکھا جائے جس پر انسانی نسل کے باقی رہنے اور اولاد پیدا ہونے کا دارومدار ہے تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس میں زیادتی کے بجائے روز بروز کمی ہوتی چلی جاتی ہے ممکن ہے کہ بے سوچے سمجھے کوئی صاحب اس دعوے کو رد کرنے کی جرأت فرمائیں اور جواب میں اس قسم کی دلیلیں لائیں کہ انسانی مردم شماری اس قسم کی دلیل قوی ہے کہ اس مخصوص قوت کے اثرات میں بھی زیادتی ہے نہ کہ کمی نیز نئی نئی مقوی اَدویہ (قوت دینے والی اَدویات) بھی اِس قوت کے باقی رکھنے اور سنبھالنے کے لیے ایجاد کی جارہی ہیں لیکن ان دونوں شبہوں کا جواب معمولی غور سے خود بخود سامنے آجاتا ہے کہ محض تعداد کی زیادتی ترقی پر دلالت کرنے والی نہیں ہوسکتی صحیح نتیجہ تناسب پر نظر کرنے کے بعد نکالا جاسکتا ہے۔

مثلاً آج سے دو سو ۲۰۰ برس پہلے اگر ایک لاکھ آبادی میں دس برس کے اندر پچاس ہزار قوی ہیکل صحیح و تندرست انسانوں کا اضافہ ہوتا تھا تو آج

اضافہ تو نہیں ہے مگر ایک لاکھ میں زیادہ سے زیادہ بیس پچیس ہزار، وہ بھی کمزور بیمار منحنی انسانوں کا۔

پس انصاف سے دیکھئے کہ اس کو اضافہ کہا جائے گا یا کمی؟ امراض کی زیادتی، اعضائے رئیسہ کی کمزوری اور تعداد میں اس نسبت سے جو فطرتاً ہونی چاہیے تھی کمی یہ ثابت کر رہی ہے کہ اُس مادۂ تولید یا قوتِ مخصوص کو نہ صرف یہ کہ ترقی دینے کی کوشش نہیں کہ گئی بلکہ اس کی حفاظت بھی جیسا کہ ہونی چاہیے تھی ویسی نہیں کی جا رہی ہے ورنہ یہ صورتیں پیدا نہ ہوتیں۔

گنوا دی ہم نے جو اَسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

(اقبال)

ایک بیج کا دانہ اگر صحیح طور سے وقت پر زمین کو عمدگی کے ساتھ بنا کر قاعدہ کے مطابق ڈالا جائے نیز وقت پر پانی بھی دیا جائے تو قوی اُمید ہے کہ وہ فصل بہت سے دانے لائے لیکن اگر وہی ایک دانہ بے وقت نکمی زمین میں پھینک دیا جائے اور اس کی غور و پرداخت دیکھ بھال نہ کی جائے تو نتیجہ ظاہر کہ نہ پودا اُگنے کی اُمید، اگر اُگا بھی تو بالیں نکلنا مشکل، بالیں نکلیں بھی تو دانے خاطر خواہ آنے دشوار، یہی حال انسانی بیج کا بھی ہے جس کو بے موقع نکمی زمینوں پر پھینک دینے یا ویسے ہی برباد کیے جانے کے سبب روز بروز کی ترقی یعنی انسانی پیداوار نقصانات کا ہی شکار ہوتی جا رہی ہے۔

ڈاکٹروں کی کمی نہیں دواؤں کی بھی افراط (کثرت) ہے، معالجات کے طرف بھی لوگوں کا اِلتفات مگر علاج و دَوا کی بالکل ویسی ہی حالت جیسے پھٹے ہوئے کپڑے میں پرانا پیوند لگا کر وقت گزارنا، یا مشین کے گھسے ہوئے پرزوں میں تیل ڈال کر چند روز کام نکالنا، ضرورت اور سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ انسانی ہمدردی کا ایک شمہ (ذرّہ) بھی اپنے قلب میں رکھنے والے افراد اس اصل جوہر کی حفاظت کی خاطر توجہ کریں اور اس کے صحیح استعمال کی تدابیر سامنے لائیں۔

میں اپنے ذاتی تجربے کی بنیاد پر یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر میرے پاس ایک سو۰۰ نوجوان مرد و عورت مریض آتے ہیں تو میں ان میں سے پچانوے کو اسی مادے کی ضعف اور خرابی کے اَمراض میں مبتلا پاتا ہوں، کشتہ وطلا (ادویات کے نام) اس قوت کو بڑھائیں، بعض معجونین اور فولاد کی مختلف ترکیبیں یقیناً قوت پہنچائیں اور اس طرح ٹوٹی کمر کو کچھ سہارا دے دیا جائے۔

اصلی فطری قوت کے جانے یا خراب ہو جانے کے بعد دوائیں زیادہ سے زیادہ چند روزہ انتظام کر دیں وہ بھی بشرطیکہ نقصان اس حد تک نہ پہنچا ہو کہ مریض کو قابل علاج بنانا ممکن ہی نہ ہو لیکن اس معاملہ میں انسانی نسل کی اصل خدمت نہ دواؤں کی ایجاد سے ہو سکتی ہے نہ بجلی کے آلات سے بلکہ انسانی زندگی کے اس دور میں جب کہ از بن اس قوتِ مخصوص کے استعمال پر خواہ وہ جا ہو یا بے جا بد حواس ہو جاتا ہے۔

اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُوْنِ

"جوانی دیوانی" کا منظر سامنے آتا ہے۔

ایک سمجھ دار حکیم کی بہترین خدمت یہ ہے کہ وہ دانائی کے ساتھ اچھے طریق پر ایک طرف طبّی اُصول سے اور دوسری جانب اخلاقی طور پر ان اُبھرتی ہوئی اُمنگوں اور بڑھتے ہوئے شوق والے نوجوانوں کو ٹھیک راستے پر لگائے، اُبلتے ہوئے چشمہ کے لیے اگر ایک گھیرا بنا دیا جائے تو پانی محفوظ ہو جائے گا اور عالم اس کے فیض سے سیراب، ورنہ پانی پھیل کر ضائع ہو جائے گا اور کوئی بھی نفع نہ اُٹھائے گا، دریا کی روانی زور شور کے ساتھ جاری اگر صحیح راہ پر لگا دیا جائے، ٹھیک راستہ اس کے لیے بنا دیا جائے تو وہی پانی زمین کے بڑے خطے کی سرسبزی کا موجب ہو گا ورنہ وہی دریا کا چڑھاؤ بہت سی آبادیوں کو ڈبونے اور برباد کرنے والا نظر آئے گا۔

آج کھیتی کی سرسبزی کے لیے نہریں بنانے کی فکر، مشینوں کے ذریعہ سے نئے نئے چشمے نکالنے میں انہماک مگر اس انسانی زندگی کے سرچشمہ کی روانی کو اس بے دردی کے ساتھ برباد ہوتے دیکھ کر بھی کسی شخص کو اتنا خیال تک نہیں آتا کہ اس کی دیکھ بھال کی جائے۔

محکمۂ حفظانِ صحت، طاعون اور ہیضہ کے کیڑوں کو مارنے اور چیچک کا ٹیکہ لگانے میں اس درجہ سرگرم کار کہ ہر ہر میونسپلٹی اس پر لاکھوں روپیہ صرف

کرنے پر تیار پھر ہر حکومت کے پاس اس شعبے میں کام کا انبار مگر کیا کسی میونسپلٹی اور حکومت نے اس طرف بھی توجہ کی کہ اس مادۂ مخصوص کی بربادی اور اس کے بے جا استعمال کے سبب جو زبردست خرابی قوموں اور نسلوں کی غارت گری کر رہی ہے اس کے اِنسداد کے لیے بھی کوئی صورت اختیار کی جائے؟

آج کتنے ناپاک متعدی اَمراض ہیں جو اسی مادہ کے غلط استعمال کے سبب ملکوں کو تباہ کر رہے ہیں اور انسانی نسل کو زبردست نقصان پہنچا رہے ہیں مگر حکومت کے مشیر اس طرف سے غافل اور رہبرانِ ملت اس کام کے لیے کاہل، پہلو میں دِل اور دل میں سچا دردِ ملّی رکھنے والا انسان قوم وملک کے نوجوان کی اس بربادی کو دیکھ کر خون کے آنسو روتا ہے۔

اس تالیف میں آپ کو وہی خون کے قطرے ملیں گے، میں نے نوجوانو ں کی خدمت کے لیے پہلا قدم اُٹھایا ہے جس کے اثرات اِن صفحات پر آپ کی نظر کے سامنے آئیں گے، یہ کوک شاستر (ہندوانہ جنسی معلومات پر مبنی ایک کتاب) نہیں ہے جو استعمال مادۂ مخصوص کے لیے مختلف آسن (طریقے) بتائے، قرابادین یا بہشتی زیور کا گیارھواں حصہ نہیں جو مقوی ومغلّظ وممسک نسخہ سکھائے اشتہار بازوں کا اشتہار نہیں جو "مردہ زندہ ہو گیا" کی سرخی دیکھاتے ہوئے جوب ومعجون کی چاشنی چکھائے بلکہ۔۔۔۔

"دردِ بھرے دل کا محبت بھرا پیغام
ہے نوجوانانِ ملت کے نام"

کاش مالکِ عالم لفظوں میں اثر دے، طرزِ بیان کو شستہ و پاکیزہ رکھے جو دل میں گھر کرنے والا، بھولے ہوؤں کو راستہ دیکھانے والا اور بھٹکنے والوں کو صحیح راہ پر لگانے والا ثابت ہو۔

وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ

محمد عبد العلیم صدیقی قادری میرٹھی (رحمۃ اللہ علیہ)

شباب یا جوانی

انسانی زندگی کے تین دور ہیں، ابتدائی زمانہ کو "بچپن" کہتے ہیں، انتہائی عمر کو "بڑھاپا" اور ان دو زمانوں کی درمیانی مدت کو "جوانی یا شباب" کہتے ہیں، ہم جس وقت کی یاد ناظرین کے دل ودماغ میں تازہ کرنا چاہتے ہیں وہ اس شباب کے آغاز یا جوانی کی ابتداء (کا زمانہ ہے یعنی) انسانی زندگی کی بہار کا سماں ہے، درخت کا بیج زمین میں پہنچا، زمین کی اُگانے والی قوت پودا نکال کر مضبوط بنارہی ہے، رحمت کے پانی کے چھینٹے، نسیم بہار کے جھونکے، سرسبزی وشادابی کا سامان پہنچارہے ہیں یہاں تک کہ وہی چھوٹا پودا پھل پھول سے آراستہ ہو کر اپنے دل رُبایانہ، مستانہ انداز میں جھوم جھوم کر ایک عالَم کو اپنی اَداؤں کا متوالا بناتا اور اپنے پھولوں پھلوں کی عام دعوت دنیا کو پہنچاتا ہے۔

انسانی زندگی کا بیج بھی مقررہ قاعدہ کے مطابق اس سرزمین میں پہنچ کر جہاں اس کی آبیاری کے لیے قدرت نے ہر قسم کا سامان بہم پہنچا رکھا ہے، نو مہینے (nine months) کے بعد ایک نرم ونازک موھنی صورت لیے ہوئے جلوے آرائے عالَم ہوتا ہے، دودھ کی نہریں جو قدرت نے اس کی خاطر جاری فرمائیں، اس کے لیے غذا پہنچانے کا کام سرانجام دے رہی ہیں پھر طرح طرح کی غذائیں اس کی تربیت کا فرض بجالارہی ہیں۔

علم طب کے مطابق بدن کے جوڑ جوڑ کا حال دیکھنے والے مطالعہ کرتے ہیں کہ غذائیں معدہ میں پہنچتی ہیں، معدہ کی گرمی اِن کو دوبارہ پکاتی اور قسم قسم کے کھانوں کو ایک جان بناتی ہے، قدرت کی چھلنی نے تیار کئے ہوئے دَلیے کو اچھی طرح چھانا، تلچھٹ یا فضلہ باہر پھینکا گیا، اصل غذائی مادہ جگر میں پہنچا، وہاں جگر کی مشینری نے دوبارہ اپنا کام شروع کیا اور جگر کی ہانڈی میں اچھی طرح پک کر چار قسم کے خلط تیار ہوئے، زَرد زَرد پتلا پانی "صفرا" کہلاتا ہے، سپید لیس دار رطوبت کو "بلغم" کہا جاتا ہے اور بالکل نیچے جل جانے والے مادہ کو "سودا" کہا جاتا ہے لیکن اس پورے غذائی مادہ کا اصلی جوہر سرخ رنگ لیے ہوئے خون بن کر قلب میں پہنچا، پھیپھڑے سے آنے والی ہواؤں نے اسے صاف وشفاف بنایا، رگوں کی نہروں اور نالیوں نے تمام بدن کے جوڑ جوڑ بال بال تک اس جوہر کو پہنچایا، بدن کے ہر ہر حصے نے اس سے غذا پائی اور کمزور جان میں اس خون کے ذریعہ طاقت آئی، بدن کی تربیت کے لیے جس قدر خون کی حاجت تھی خرچ میں آتا رہا اور انسانی پودا اسی خون کے ذریعہ نشو ونما پاتا رہا، جب بدن کا بناؤ ایک اوسط درجہ میں آیا جو خون بدن کی فربہی کی خدمت سے بچا انسان کے اندر میں ٹھہرا، اب ذرا غور کرو کہ یہ خون تمام غذاؤں کا بہترین جوہر اپنے اندر رکھتا اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ اور بال بال کی سیر کر لینے کے سبب ہر ہر عضو کی کیفیت کا اثر پیش کرتا ہے، بلا تمثیل دریا کا پانی جس حصے سے گزرتا ہے اس کے اثرات اپنے ساتھ لے چلتا ہے، اسی طرح رگوں کی نالیوں اور نہروں میں بہتا ہوا خون

جب اپنے ٹھہرنے کی جگہ پہنچا تو اپنے قطرے قطرے میں سارے بدن کے کمالات کا اثر رکھتا ہے اور اس اَثر کی لطافت سے اعضائے رئیسہ "دل و دماغ" خاص ذوق حاصل کرتے ہیں اور روح حیوانی اسی اَرغوانی اَمرت سے لذت یاب ہوتی ہے۔

یہی اَمرت انسانی وجود میں وہ جوش و کیفیت پیدا کرتا ہے جس پر لاکھوں کروڑوں ناپاک بوتلوں کے گندے ناپائیدار نشے قربان، اسی جوہر میں وہ قوت ہے جو تمام عالَم کے جواہرات کے خمیروں اور تمام عالم کے بہترین معجونوں میں مل جل کر بھی نصیب نہیں ہو سکتی، اسی جوہر کی طاقت سے آنکھوں میں نور، قلب میں سرور، بدن میں ہمت، حوصلہ و جراٴت، بلکہ یوں سمجھئے کہ تمام وجود کی طاقت و قوت اسی جوہر کی بدولت تم اپنے سینوں پر اپنی پستانوں میں جو سختی جوان ہوتے وقت محسوس کرتے ہو یہ اُسی خون کے جوہر یا جوانی کے مادہ یا شباب کی علامت ہے۔

انسانی عادت و فطرت کا تقاضہ یہ ہے کہ جب کسی شخص میں کوئی کمال پیدا ہوتا ہے فوراً اس کے اظہار و نمائش کے ولولے قلب میں خاص گدگداہٹ پیدا کرتے ہیں، شاعر جب کوئی شعر تصنیف کرتا ہے اُس کا دل چاہتا ہے کہ کوئی اہل دل اس کو سنے، حسین جمیل چاہتا ہے کہ میرے حُسن و جمال کے قدردان آئیں اور مجھے دیکھیں، مقرر چاہتا ہے کہ میری تقریر سن کر لوگ محظوظ ہوں اور میں اپنے کمال دکھاؤں، سُنار، لوہار، نجار، کاتب غرض ہر اہل فن کمال

حاصل کرنے کے بعد اپنا کمال دکھانا چاہتا ہے۔

کسی شخص کے پاس دولت آتی ہے ثروت ملتی ہے تو اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کے اظہار و نمائش کا بھی خیال پیدا ہوتا ہے کبھی وہ اس کے اظہار کے لیے عالی شان مکان بناتا ہے، فرنیچر سجاتا ہے، عمدہ پوشاک پہنتا ہے اور دوست اَحباب کو بلاتا ہے، بادشاہی ملتی ہے تو شان و شوکت کے اظہار کے لیے بڑے بڑے دربار منعقد کرتا ہے، رؤسا واُمراء طلب کیے جاتے ہیں، عجائب و غرائب سامان ہوتے ہیں۔

غرض یہ انسانی فطرتی جذبہ ہے کہ کمال کا اظہار کیا جائے، یہی جذبہ اس خاص دولت و مخصوص قوت کے پیدا ہونے اور کمال کی صورت اختیار کرنے کے بعد اس کے اظہار کی طرف مائل کرتا ہے اور خواہ مخواہ دل میں یہ سودا سماتا ہے کہ اس دولت کو صرف کرنے کی لذت اٹھائے۔

بے شک زبان بولنے کے لیے، کان سننے کے لیے، آنکھیں دیکھنے کے لیے بے چین ہوتے ہیں، اس لیے کہ ان اَعضاء کا یہی کام ہے، اِسی طرح اس قوت کے اظہار کے لیے بھی ایک عجیب و غریب انتشار ہوتا ہے اور یہ مادۂ مخصوص اپنے استعمال میں لائے جانے کے لیے بعض اوقات انسان کو مجبور اور بے قرار کر دیتا ہے بلکہ ایسا خود رفتہ بنا دیتا ہے کہ اگر اس حالت کو جنون سے تعبیر کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُوْنِ۔

اسی حالت سے عبارت اور "جوانی دیوانی" سے یہی مراد اور مطلب، یہ بالکل درست کہ وہ جوہر جب اپنے کمالات دکھانے کی آرزوئیں لیے ہوئے میدان میں آنا چاہتا ہے تو جہاں اس کو موقع نہ دینا اور قدرت کی دی ہوئی اس نعمت کا غلط استعمال فضول و لغو ہی نہیں بلکہ تباہ کرنے والی صورتوں سے ضائع کرنا بھی سخت ترین ظلم ہی سمجھا جائے گا۔

دِن رات کی عرق ریزی اور پوری محنت و مشقت کے ساتھ تجارت کے ذریعہ جو دولت ہاتھ آئی یہ ضرور ہے کہ اسے ضروری کاموں کے لیے بھی صرف میں نہ لانا بخل اور اخلاقی خرابی سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس کا بے جا استعمال اور آمدنی سے زیادہ صرف کرنا بھی یقیناً ایک نہ ایک دن دیوالیہ بنائے گا، عمر بھر رُلائے گا، کھویا خزانہ پھر نہ پائے گا اور اس وقت کا پچھتانا ہرگز کام نہ آئے گا، سمجھ داروں کا یہ کام ہے کہ اگر تجارت کو ترقی دینا مقصود ہے تو کم از کم کچھ دنوں نفع کو بھی اصل میں شامل کریں اور اس طرح تجارت کے سرمایہ کو ترقی دیں۔

انسانی جوہرات کا یہ انمول خزانہ انسانی جسم کی بیش قیمت کانوں اور زندگی کے سمندر کی گہرائیوں سے نکل کر جسم انسانی کی بعض محفوظ کوٹھریوں میں پہنچا ہے اگر چند روز تک اس صندوق میں امانت رہے تو وہ دوبارہ خون میں

جذب ہو کر خون کو تقویت دینے والا، صحت کو درست اور بدن کو مضبوط بنانے والا ہو گا، رُعب داب حسن و جمال کو بڑھانے والا، مردوں میں مردانہ، عورتوں میں زنانہ خصوصیات کو چار چاند لگانے والا ثابت ہو گا، دماغ کی ذکاوت ترقی پائے گی، قوت حافظہ میں تیزی آئے گی، آنکھوں میں سرخی کے ڈورے، اس مالداری پر دلالت کرنے والے اور ہمت کی بلند پرواز، حوصلہ کی سربلندی اس دولت میں زیادتی کی علامت ہو گی البتہ اس کے بعد جب یہ سرمایہ کافی مقدار کو پہنچ جائے کہ مالداروں کی فہرست اور اعلیٰ تاجروں کے فرد میں نام شمار ہونے لگے اس وقت میدان عمل کی طرف قدم اُٹھائیے اور طریق پر صرف میں لائیے، وہ صحیح طریق استعمال کیا ہے؟ آگے چل کر ملاحظہ فرمائیے۔

یہ فیصلہ ہم آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیتے کہ اپنے آپ کو کتنا مال دار بنائیے اور کم از کم کس حد تک پہنچائیے؟ بشرطیکہ آپ کے متعلق ہمیں یہ یقین ہو جاتا کہ آپ اس معاملہ میں صحیح رائے قائم کر سکیں گے لیکن افسوس یہ ہے کہ آج ایسے مال داروں کی کمی ہی نہیں بلکہ تقریباً بالکل ہیں ہی نہیں، اس لیے مثال اور نمونے (میں) پیش کریں تو کسے؟ اور آپ بھی معیار اور کسوٹی بنائیں تو کسے؟

بعض پرانے زمانے کے لوگوں نے پچیس برس کی عمر کو ایک اوسط عمر قرار دیا، یہ بتایا کہ اگر اچھی عمدہ غذائیں کھانے کو ملیں، بے فکری کی زندگی نصیب ہو تو بدن کو اچھی تربیت دینے اور کافی طاقتور بنانے کے لیے پچیس برس

کی عمر تک اس اَمرت کی حفاظت کی ضرورت اور استعمال سے بالکل بچنے کی حاجت ہو لیکن پچیس تو پچیس آج ہمارے نوجوان ہنسیں گے اور مذاق اڑائیں گے اگر ہم ان سے درخواست کریں کہ کم از کم بیس برس کی عمر تک اس کی حفاظت کرلو اور اس انمول دولت کو ابھی ضائع نہ کرو ذرا صبر سے کام لو پھر اس کے بہترین نتائج دیکھو، اس کے بعد یا خیر جانے دو اس سے پہلے ہی سہی اس کا استعمال کرتے ہو تو تمہیں تمہاری اُبھرتی ہوئی جوانی کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ اس پر رحم کھاؤ اور اسے برباد نہ کرو، بے دردی سے لٹانے والے تو نہ بنو ورنہ یاد رکھو پچھتاؤ گے اور بُری طرح پچھتاؤ گے۔

نئے انداز پائے نوجوانوں کی طبیعت نے
یہ رعنائی یہ بے دردی یہ آزادی یہ بے باکی

تم نے ابھی شاید پورے طور سے نہ سمجھا ہو کہ اس قیمتی خزانہ میں کیا کیا جواہرات موجود ہیں؟ دیکھو دیکھو! ابھی کیا کچھ بننے والا ہے یہ ایک بیج ہے جس سے بہت سے پودے اُگیں گے، بہت سے پھل نکلیں گے، بہت سے پھول کھلیں گے، آج بیج کو ضائع نہ کرنا اسی میں تمہاری آئندہ زندگی کی بہار پوشیدہ ہے۔

انسانی جوڑے اور قدرت

قدرت نے ہر نر کے لیے مادّہ اور ہر مادّہ کے لیے نر پیدا فرما کر بہت سے جوڑے عالَم میں بنائے اور ہر ایک کے بدن کی مشین پر مختلف پُرزوں اور آلوں کو اس انداز سے سجایا کہ وہ ہر ایک کی فطرت کے مطابق اس کی ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں، مرد عورت کے لیے عورت مرد کے لیے عُنفوانِ شباب یا انسانی زندگی کی بہار کے وقت ایسا ہی بے قرار ہے، جیسے پیاسا پانی کے لیے یا بھوکا کھانے کے واسطے اس لیے کہ مرد کے شباب کی قدر دَان عورت اور فقط عورت ہی بن سکتی ہے اور اسی طرح عورت کے جواہراتِ جوانی کی قدر دَانی مرد اور فقط مرد ہی کر سکتا ہے، ایک دوسرے کے دِل کا چین اور دوسرے کی جاں کا آرام۔

گانے والا بہروں کے سامنے گائے گا کیا نتیجہ؟ عمدہ سینما کا تماشا اَندھوں کو دکھایا جائے تو کیا فائدہ؟ اسی طرح زندگی کے اَمرت اور اس انسانی بیج کو کلر (بنجر) زمین پر ڈالا جائے گا تو سخت حماقت اور بدترین جہالت، اس مادے کی یہ خصوصیت کہ مرد عورت کے ملاپ اور ایک دوسرے کے جذبات کے برانگیختہ ہونے پر رنگ بدلنا شروع کرتا ہے اور نیچے غدودوں میں پہنچ کر سپید یا زرد رنگ اختیار کرتا ہے۔

اب اگر صحیح موسم اور ٹھیک وقت پر ظاہری جسم کو ملن کے ساتھ مرد اور عورت کی یہ دولت مشترکہ سرمایہ کی صورت اختیار کر لے تو ایک پیاری موہنی

صورت نو(۹) ماہ بعد جوانی کے پھل کی شکل میں جلوہ دکھائے یہ قدرت فطرت نے عورت کو عطا فرمائی ہے کہ وہ مرد کی امانت کو حفاظت کے ساتھ رکھتی اور اپنے ہی خونِ جگر سے اس کو ترقی دیتی اور آخر بڑھا چڑھا کر ایک تیسرے انسان کے پیکر میں ڈھال کر سامنے لاتی ہے، اس لیے مرد کی اس دولت کے خرچ کرنے کی جگہ عورت اور فقط عورت کے پاس اور عورت کی اُبھرتی اُمنگوں اور ولولوں کی قدردانی کرتے ہوئے جامِ محبت وبادۂ گلفام اُلفت کے ساتھ اس کو سیراب کرنا مرد ہی کا کام ہے۔

مرد اور عورت کے درمیان قانونی رشتے کی ضرورت

آپ نے ابھی مطالعہ فرمایا کہ اس انسانی بیج کی حفاظت اور تربیت کی ذمہ داری کا زبردست بوجھ عورت ہی کے کاندھوں پر ہے، یہ مادہ عورت کے پاس پہنچ کر بڑھنا اور پلنا شروع ہوگا نو(۹) مہینہ کی مدت اس کی تکمیل کے لیے درکار ہے، اس زمانہ میں عورت فطرتاً اس اَمر کی محتاج ہوگی کہ کوئی شخص اس کی کفالت کرے وہ اپنی ضروریاتِ زندگی کی طرف سے گونہ مطمئن رہے، زیادہ وزنی اور بوجھل کام میں مصروف ہو کر اپنی قوت کو نہ گھٹائے تاکہ وہ مادہ اچھی طرح ترقی کے درجے طے کرتا جائے۔

اس تکمیل کے بعد وہ بچہ پیدا ہو کر بھی دوسرے جانوروں کے بچوں کی طرح فوراً اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہیں بلکہ ایک مدت تک اس امر کا محتاج کہ خود اس کی خبر گیری، کھلانے، پلانے، سلانے، اٹھانے، بٹھانے کے لیے ذمہ دار ہستیاں موجود رہیں، اس قسم کی زبردست ذمہ داری کا بوجھ اٹھانا اگرچہ بظاہر آسان نظر آتا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو اس قسم کی خبر گیری کسی دنیوی لالچ اور مالی نفع کے خیال سے اگر کی بھی جائے تو خاطر خواہ نہ ہو گی۔

اس لیے ضرورت ہے بچہ کو خلق اور محبت کی، جس دل میں بچہ کی محبت کا درد اس انداز سے سمایا ہوا ہو کہ اس کی ذرا سی تکلیف بھی اسے بے چین کر دے، اس کے آرام بغیر اسے آرام نہ آئے، ایسی محبت فطرتاً صرف اسی ذات کو ہو سکتی ہے جس نے نو مہینہ تک اس حفاظت کی خدمت انجام دی یعنی اس نونہال کی ماں کہلانے والی خاتون چوبیس گھنٹے تک مسلسل ایک معصوم بے زبان کو دودھ پلانے، غذا پہنچانے اور ہر قسم کی خبر گیری کے فرائض بجالانے کی خدمت انجام دینے والی خاتون جب اپنا سارے کا سارا وقت اسی کام میں صرف کرے جس کی شدید ضرورت، تو خود اپنی ضروریاتِ زندگی اور مصارفِ خانگی کے انتظام کے لیے کہاں سے وقت نکال سکے گی!

لہٰذا ضرورت ہے کہ اس کے خرچ کی ذمہ داری کسی دوسری ذات کے سپرد کی جائے کہ عورت بے فکر ہو کر صرف بچہ کی خدمت بجالائے، ایک بے

تعلق آدمی ایسی ذمہ داری کیونکر لے سکتا ہے؟ اِس ذمہ داری کا بوجھ یقیناً اسی شخص کے سر پر ہونا چاہیے جس کی امانت یہ عورت سنبھال رہی ہے، پس اس سے پہلے کہ یہ امانت عورت کی تحویل میں آئے، ضرورت ہے کہ کسی ایسے مرد کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہو جائے جو امانت دینے کے بعد اس کی خدمت کی ذمہ داری اسی طرح نباہ سکے، اسی تعلق کا نام "تعلقِ ازواج" ہے اور اس قانونی رشتہ کی تکمیل کو "نکاح" کہتے ہیں۔

نکاح کی صورت اور حقوقِ مرد و عورت

رشتہ نکاح ایک باقاعدہ ایسا قانونی تعلق ہے کہ مرد عورت کے کھلانے، پلانے، پہنانے وغیرہ اور آئندہ پیدا ہونے والی اولاد کے مصارف کا پورے طور پر ذمہ دار ہو، عورت اِس مرد کی اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ شریک زندگی بن کر اس کی امانت کی حفاظت اور ہر طرح خدمت کرنے کی مکلف، قطع نظر اُن فائدوں کے جو ایک مرد کو عورت کی محبت اور عورت کو مرد کی رفاقت کے سبب جذباتِ اُلفت سے لطف اندوز ہونے اور خانگی زندگی میں آرام کی گھڑیاں گزارنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

سب سے بڑی بات جو یہ رشتہ باندھنے میں ہے وہ انسانی نسل کی بقاو حفاظت کا مسئلہ ہے، اس قسم کا قانونی رشتہ نہ ہونے کی صورت میں مرد و عورت کے

غلط ملط اور ناجائز تعلقات سے جو برے نتیجے آئے دن پیدا ہوتے رہتے ہیں وہ کبھی حمل گرانے اور کبھی پورے پورے زندہ سلامت بچوں کو نالیوں میں ڈالے جانے، کبھی جیتے جاگتے بچوں کو زندہ در گور کرنے یا گلا گھونٹ دینے کی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور انسانی ہمدردی کا ادنیٰ حصہ بھی قلب میں رکھنے والا معمولی تامل اور غور و فکر سے معلوم کر سکتا ہے کہ اس سے زیادہ ظالمانہ کام اور کیا ہو گا کہ ننھی ننھی معصوم بے زبان جانوں کو اس طرح ہلاک و تباہ کیا جائے، دنیا کی ہر قوم نے خواہ وہ مہذب کہی جائے یا غیر مہذب، انسانی نسل کی بقاء و تحفظ کے لیے اس رشتہ کو ہر زمانہ میں ضروری سمجھا اور اُس نے اپنے خیال کے مطابق اس رسم کے ادا کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی طریقہ مقرر کیا۔

ہندوستان میں ہندو پنڈت صاحب کو بلا کر کنگنا باندھ کر عورت مرد کے دامن میں گرہ (گانٹھ) دے کر اس تعلق کو مضبوط کریں، یا برہما کے بدھ مت پر چلنے والے عورت کے مرد کے ساتھ بھاگ جانے کو ہی اس تعلق کی مضبوطی کا طریقہ جانیں یا یورپین عیسائی اقوام گرجا میں جا کر اس رسم کو ادا کریں، بہر صورت نتیجہ ایک ہی ہے کہ عورت مرد کی زوجیت میں داخل ہو کر اس کی امانت خاص کی امین بن جاتی ہے۔

وہ مہذب دین جو انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق مکمل قانون پیش کرتا ہے، اس باب میں بھی ایسا جامع قانون سامنے لاتا ہے کہ جس میں ایک ایک جزئیہ موجود ہے قرآن عظیم کو دیکھئے سب سے پہلے بتایا جاتا ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ. ترجمہ: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں۔ [النساء ۴: (۳)]

پھر تاکید کی جاتی ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ فرماتے ہیں:

«اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ»[6]۔

ترجمہ: "نکاح میری سنت ہے جس کسی نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ میری اُمت سے نہیں"۔ پھر مزید ترغیب کے لیے ارشاد فرمایا:

«تَنَاكَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ»[7]۔

ترجمہ: "نکاح کرو، نسل بڑھاؤ، کیونکہ میں تمہاری کثرت کے سبب اور اُمتوں پر فخر کروں گا"۔

---

6 سُنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح، ص ۳۲۱، رقم ۱۸۴۶۔

7 جمع الجوامع للسیوطی، ج ۴، ص ۳۵۴، رقم: ۱۲۹۷۷۔ کنز العمال، ج ۱۶، ص ۲۷۶، رقم: ۴۴۴۴۲۔

پھر ایک مقام پر تو یہاں تک فرما دیتے ہیں:

"اَلنِّکَاحُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ"[8]۔

ترجمہ: "نکاح آدھا ایمان ہے"۔

اسی مضمون کو ایک جگہ یوں ادا فرماتے ہیں:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: "اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي"[9]۔

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ جب نکاح کر لیتا ہے تو اُس کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے، اب باقی آدھے کے لیے اللہ سے ڈرے"۔

نکاح کو آدھا ایمان اور نصف دین بتا کر یہ بتایا جا رہا ہے کہ جب تک انسان اس قانونی بندش میں اپنے آپ کو مقید نہ کرے گا، قوتِ شہوانیہ کے

---

[8] المعجم الاوسط للطبرانی میں الفاظِ کریمہ یوں ہیں: "مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الْإِيْمَانِ، فَلْيَتَّقِ اللهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي"۔

[9] شعب الایمان للبیہقی، ج ۷، ص ۳۴۱، رقم: ۵۱۰۰، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح، الفصل الثالث، ص ۹۳۰، رقم: ۳۰۹۶۔

جوش یا جنونِ جوانی اور اس آزادی کے زمانے میں دیوانہ بن کر خدا جانے کیا کچھ کر بیٹھے، اس دولت بے بہا کو کس طرح برباد کر ڈالے، جب بیوی پاس ہو گی تو اس قسم کے خیال آتے ہی اس کو روک تھام کا سامان مہیا کر دے گی، اسی لیے فرمایا گیا اور کتنا پاکیزہ نقطہ بتایا گیا:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: "أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا"[10]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کسی آدمی کو عورت بھائے (یعنی کسی اجنبی عورت کو دیکھ کر خاص خیال اُس کے دل میں آئے) تو اسے چاہیے کہ فوراً اپنی بیوی کے پاس جائے کیونکہ اس کے پاس وہی (سامانِ تسکین) موجود ہے جو اُس اجنبی عورت کے پاس ہے"۔

اسی کا عکس عورتوں کے لیے سمجھ لیا جائے کہ ان کے دل میں جب کبھی کوئی خیال پیدا ہو فوراً اپنے مرد کے پاس جائیں کہ اس کی تشفی قلب کا سامان اس کے پاس موجود ہے اگر اس خزانہ کو جو مرد و عورت کے پاس ہے مرد نے اجنبی

10 سنن الدارمی، کتاب النکاح، ص ۱۴۲۱، رقم: ۲۲۶۱، وشعب الایمان، ج ۷، ص ۳۰۸، رقم: ۵۰۵۳۔

اور غیر عورت کی زمین میں ڈالا یا عورت نے اجنبی اور غیر مرد کے چشمہ سے سیرابی حاصل کی تو اِدھر وہ دانہ دوسرے کی مِلک میں پہنچ کر تمہارے ہاتھوں سے گیا دوسرے اسے سنبھالے یا نہ سنبھالے تم سے گیا گزرا ہوا، اُدھر عورت نے یہی غلطی کی تو آئندہ سخت پریشانیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہے یا اس زبردست دولت کر برباد کرڈالے اور قتل کا گناہ اپنے سر لے، بہر صورت دونوں شکلوں میں نقصان ہی نقصان نظر بر آں دنیا و آخرت دونوں حیثیت سے، تو بھلائی و خیریت اسی میں ہے کہ بیج اپنی مملوکہ زمین میں بویا جائے اور زمین کی آبیاری اپنے ذاتی کنوئیں سے کی جائے۔

آج تمہاری پنچایتوں اور جماعتوں نے ممکن ہے کہ اس مبارک رسم کو پورا کرنے کے لیے سخت پابندیاں لگا دی ہوں یا تمہاری برادری کے رسم ورواج نے تمہیں مشکلوں میں پھنسا دیا ہو، مثلاً سیلون کے سیلونی غیر مسلم و مسلم دونوں کی نوجوان لڑکیاں صبر کیے ہوئے اپنے اُن ظالم بزرگوں کو بددعا دیتی ہوں جنہوں نے یہ قید لگا رکھی ہے کہ جب تک لڑکی اپنے ساتھ ہزاروں لاکھوں کا جہیز نہ لے جائے کوئی مرد اسے منہ نہ لگائے یا ہندوستان کے بعض گھرانوں میں یہ پابندی ہو کہ جب تک مہر کی خطیر رقم جہیز کا بیش قیمت سامان برادری کے کھانے اور فضول ڈھول باجے کے خرچ کے لیے روپیہ نہ ہو جائے، اس وقت تک نکاح کی رسم پوری نہ ہونے پائے۔

اسلام کا مبارک (دین و) مذہب اس زبردست بات کی رعایت رکھتے ہوئے کہ بغیر قانونی رشتہ ہوئے مرد و عورت دونوں کے لیے ہلاکت، نہایت آسان قانون بتاتا اور مرد عورت دونوں کو کامل آزادی دیتے ہوئے یہ بتاتا ہے:

"اَلنِّكَاحُ عَقْدٌ مَوْضُوْعٌ لِمِلْكِ الْمُتْعَةِ، أَيْ: لِحَلِّ اِسْتِمْتَاعِ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ وَالنِّكَاحُ يَنْعَقِدُ بِالْإِيْجَابِ وَالْقُبُوْلِ، وَشَرْطِ سِمَاعِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَفْظَ الْآخَرِ وَبِحُضُوْرِ شَاهِدَيْنِ حُرَّيْنِ عَاقِلَيْنِ بَالِغَيْنِ مُسْلِمَيْنِ رَجُلَيْنِ اَوْ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ سَامِعَيْنِ مَعَهُمَا لَفْظَهُمَا"[11]۔

ترجمہ: "نکاح تو ایک قانونی معاہدہ ہے جو بہت آسانی کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے ایک طرف سے ایجاب ہو، دوسری طرف سے قبول، دونوں ایک دوسرے کے الفاظ سن لیں (خواہ بلا واسطہ یا بالواسطہ) اور جس طرح ہر دینوی معاملہ کے لیے گواہوں کی ضرورت، اسی طرح اس معاہدہ کی تکمیل کے لیے صرف اس قدر درکار کہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں اس پر گواہ ہو جائیں مگر وہ گواہ آزاد ہوں، عاقل و بالغ ہوں، مسلمان ہوں اور دونوں فریق کے ایجاب و قبول کے دو بول سن لیں"۔

---

11 ملخصاً از ہدایہ، کتاب النکاح، ص ۳۲۶۔ و فتاوٰی تاتارخانیہ، ج ۲، ص ۳۱۰۔

مرد عورت نکاح کے لیے راضی تو حاجت رجسٹریشن نہ ضرورتِ قاضی ، عورت مرد سے بواسطہ وکیل کہے: "میں نے اپنے نفس کو تمہاری زوجیت میں دیا"، مرد کہے: "میں نے قبول کیا"، دو گواہ ان کلمات کو سُن لیں، یہ لیجئے نکاح ہو گیا، اب خوب ایک دوسرے سے لطفِ صحبت اُٹھائیں، نہ کوئی قانون اسے ناجائز بتائے، نہ دنیائے تمدن میں اس سے کوئی فرق آئے، ان ہی دو بول کے سبب مرد نے تمام ذمہ داریوں کو قبول کیا اور عورت اب اس مرد کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کر چکی کہ دوسرے کسی مرد کو اس سے اس قسم کا فائدہ حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں رہا۔

جس کے لیے اس نے اپنے آپ کو اس مرد کے سامنے پیش کر دیا، اس مرد کے ذمہ ہے کہ اس کو پکا پکایا کھانا کھلائے، سِلا سِلایا کپڑا پہنائے، بچہ پیدا ہو تو اس کے مصارف کا بار اٹھائے ، عورت کا کام ہے کہ مرد کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور اپنی محبت بھری دل لُبھانے والی باتوں سے مرد کو ایسا رَجھائے کہ وہ دوسری طرف مائل نہ ہونے پائے ، اسی پر عالَم کے تمدن کا دارومدار، ایسا نہ ہو تو اولاد کا پلنا بڑھنا اور دنیا کا ترقی کرنا دشوار۔

تقسیم کار، اقتصادیات کا، تمدن و معاشیات کا پہلا اصول اگر اس اصول کو نظر انداز کر دیا جائے تو تمام عالَم کا نظام درہم برہم ہو جائے، تعجب کا مقام ہے کہ پیشہ و حرفہ تجارت و زراعت غرض دنیوی زندگی کے ہر شعبے میں تو تقسیم کار کی

رعایت لیکن وہ زندگی جس کے ساتھ انسان کو دن رات چوبیس ۲۴ گھنٹے گہرا تعلق، اسے اس اصول سے الگ کر دیا جائے، مرد عورت کی مساوات و برابری کے صحیح الفاظ کو یہ غلط جامہ پہنایا جائے کہ ایک دوسرے کے فرائض واختیارات میں فرق نہ رکھا جائے، سخت بے سمجھی اور غلطی کہی جائے گی، بیشک مرد عورت میں مساوات ہے، اسی طرح کہ نہ مرد عورت پر زیادتی کرنے پائے، نہ عورت مرد کے حقوق میں خلل لائے، نہ اس طرح کہ مرد عورت بنے اور عورت مرد بن جائے۔

عورتیں بقا و تحفظ نسل انسانی کی اس اہم خدمت کو چھوڑ کر پارلیمنٹ و میونسپل بورڈ، لوکل گورنمنٹ کے اسٹیج پر آئیں اور نہ مرد زنانہ لباس زیب تن فرما کر گھر میں بیٹھ کر بچوں کی پرورش اور اُمور خانہ داری کی نگہداشت فرمائیں۔

اگر جنگ کے وقت میں کسی طرح جائز رکھا جائے کہ دفتر کے کلرک، مدارس کے مدرس، کالج کے پروفیسر، مالیات کے افسر تو میدانِ جنگ میں توپ و تفنگ چلانے کی خدمت پر بھیج دیئے جائیں اور دن رات مشاق نبرد آزما فوجی، سپاہی قلم دوات سنبھال کر دفاتر و مدارس میں بٹھا دیئے جائیں تو یہ بھی جائز ہو سکتا ہے کہ مرد و عورت کے فرائض بدل جائیں، ورنہ ممکن ہے کہ عورتیں بال کاٹ کر مردوں کی سی صورت بنائیں، مرد داڑھی مونچھوں کو صاف کر کے مانگ پٹی میں مصروف ہو کر عورتوں کی شباہت پیدا کر دیں، عورتیں اعلیٰ

قابلیت تقریر و تحریر پیدا کر کے میدان عمل میں آئیں اور مرد خانہ داری کی خدمت بجالائیں لیکن کیونکر ممکن ہے کہ مرد و عورت اپنے اعضاء و جوارح کی شکلوں اور صورتوں کو بدل دیں جن کے سبب ان دونوں میں قدرت نے امتیاز پیدا کیا اور اعضاء کے تناسب سے ہر ایک کو ہمت اور حوصلہ دیا، عورتوں کو اپنے ان فرائض کی طرف سے بے توجہی مردوں کی اس اخلاقی خرابی کی بڑی حد تک ذمہ دار ہے جس کے سبب دنیا میں بالعموم اور یورپ میں علی الخصوص تخم انسانی کی بربادی ہوتی جاتی ہے۔

صحبت کا فطری اور شرعی طریقہ

عورت اور مرد کے اعضاء کی ساخت ہی ہر ایک کے فرائض کی صورت سامنے لاتی ہے، چنانچہ قرآن کریم نے اپنے حکیمانہ انداز میں جہاں اس مقدمہ کے دوسرے شعبوں پر مکمل ہدایت نامہ پیش کیا وہاں عورت مرد کے ملنے کا طریق بتلا دیا:

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَ قَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ [البقرہ۲: (۲۲۳)]

ترجمہ: "تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو"۔

(یعنی وہ طریقہ استعمال کرو جس میں آئندہ نسل بڑھے) غیر فطری طریقہ اختیار نہ کرو ورنہ تخمِ حیات برباد ہو جائے گا، بیج تربیت کے لیے ہی مقام نہ پائے گا اور کوئی حظّ و لطف بھی نہ آئے گا۔

عیاش عیش پرستی کے لیے نئے نئے طرز ایجاد کریں، نت نئی ادائیں اس میل ملاپ کے لیے نکالیں مگر عورت کی صحت، مرد کی عافیت اور تخمِ حیات کی خیریت وِ سلامتی کی صورت یہی اور فقط یہی ہے، حدیث میں صاف صاف بتادیا گیا ہے:

عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ»[12]۔

ترجمہ: "حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا، عورتوں سے اُن کے پیچھے کی جگہ میں جماع نہ کرو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار فرمائی"۔

---

[12] مسند احمد، ج۳۶، ص ۱۸۳، رقم: ۲۱۸۵۸، مشکوۃ، کتاب النکاح، باب المباشرۃ، ص ۹۵۳، رقم: ۳۱۹۲۔

پھر تاکید و تہدید فرمائی کہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:
«مَلْعُوْنٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا»[13]۔

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنی عورت کے پیچھے کے مقام سے ملتا (جماع کرتا) ہے، ملعون (لعنت کیا گیا) ہے"۔

اس لیے کہ اس طرح تخمِ حیات برباد ہو جائے گا اور جانبین کی صحت میں بھی خلل آئے گا جس طرح معمولی میل ملاپ میں سادگی کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار جو ذوق و کیفیت پیدا کرتا ہے، بناوٹی اور مصنوعی کیفیات میں وہ مزا نہیں آتا، اسی طرح اس ملنے کی بھی سادگی کے طریق کو ملحوظ رکھنے میں خاص حظ و سرور مگر یہ سادگی جانوروں کے سی بے تمیزی نہ ہو، اِسی لیے سرکارِ دو عالم ﷺ کے ایک ارشاد میں اس طرف بھی اشارہ کہ "اچھی طرح کھیلو کودو، ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ذوق پاؤ، جب جذبات انتہائی برانگیختہ حد کو پہنچیں تب لطفِ صحبت اُٹھاؤ"[14]۔

---

13 سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، ص ۳۷۵، رقم: ۲۱۶۲، مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب المباشرۃ، ص ۹۵۳، رقم: ۳۱۹۳، مسند امام احمد، ج ۱۶، ص ۲۵۷، رقم: ۹۷۳۳۔

14 المغنی لابن قدامہ حنبلی، کتاب عشرۃ النساء، الخلع، فصل آداب الجماع، ج ۱۰، ص ۲۳۲۔

کاشت کے لیے ایک زمانہ مقرر، تخم ریزی کے لیے ایک وقت معلوم اگر بے وقت بیج زمین میں ڈالا جائے، اِدھر محنت برباد جائے، اس گھر کی پونجی بھی اکارت جائے۔ اس لیے فرمایا گیا:

فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ۔ [البقرہ ۲: (۲۲۲)]

ترجمہ: "تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہویں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا"۔

عورتوں کے پاک ہونے کے بعد ملنے کا خاص وقت ہے، اس وقت مقاربت وصحبت نتیجہ خیز ہو گی، اَطباء کی تحقیق بھی اس باب میں یہی ہے بعض نے تین دن بتائے، بعض نے کچھ اور بڑھائے الغرض پاکی کا زمانہ تخم ریزی کا وقت ہے اور ناپاکی کے دنوں میں علیحدگی ضروری مگر یہاں یہ ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ گندگی ایسی گندگی اور ناپاکی ایسی ناپاکی نہیں جس میں چھوت چھات شروع کر دی جائے اور ایک صاف ستھری عورت کو ایسا ناپاک سمجھ لیا جائے کہ کوئی اس کے ہاتھ کی چیز بھی نہ کھائے، اس کو اپنے ساتھ کھانا بھی نہ کھلائے، نہیں نہیں! وہ اس آزار میں مبتلا ہے تو نماز نہ پڑھے، قرآن کو ہاتھ نہ لگائے اور مرد اس زمانہ میں قربت نہ کرے، لطف صحبت نہ اُٹھائے، باقی ساتھ کھلائے پلائے بلکہ پاس لیٹے، ایک چادر میں لٹائے تو مضائقہ نہیں، صرف

اس بات کا خیال رہے کہ بے قابو نہ ہو جائے اور جس بات (جماع) سے منع کیا گیا ہے اس میں نہ پھنس جائے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنُكَ بِأَعْلَاهَا»[15]۔

ترجمہ: "حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ کسی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں مجھے کس طرح ملنا جائز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے اِزار کو مضبوطی سے بندھا رہنے دو اور بالائی حصہ سے لُطف اُٹھاؤ"۔

یہی حکم اس وقت جب زچگی کی کلفت (تکلیف) اور نفاس (بچے کی پیدائش کے بعد آنے والے خون) کے سبب عورت میں قربت کی طاقت و اہلیت نہ ہو، حیض و نفاس کی حالت میں قربت میں نہ صرف یہ کہ تخمِ انسانی بے کار جائے گا اس لیے کہ یہ وقت تخم ریزی کا نہیں بلکہ جانبین کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ، جو خون ان اوقات میں نکل رہا ہے اپنے اندر ایک خاص زہریلا مادہ رکھتا ہے اسی

15 سنن الدارمی، کتاب الطہارۃ، باب مباشرۃ الحائض، ص ۶۹۳، رقم ۱۰۷۲، مشکوۃ المصابیح، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ص ۱۰۷، رقم ۵۵۵۔

لیے قدرت اُس کو باہر نکال رہی ہے۔

اگر اس زمانہ میں قربت کی جائے گی وہ زہریلا مادہ مرد میں اپنا اثر کرتے ہوئے اس کو گرمی اور خون کی خرابی کے دردناک ناپاک امراض میں گرفتار کردے گا، اُدھر عورت کو اس زمانہ میں کھال کے نازک ہوجانے کے سبب قربت میں تکلیف بھی ہوگی اور اس وقت کی حرکتوں کے سبب اگر زہریلا خون کچھ رک گیا تو اس کے کیڑے بدن میں پھیل کر سخت ترین اَمراض پیدا کردیں گے، یہی وجہ ہے کہ جسمانی طب اور اخلاقی وروحانی طب دونوں اُصولوں میں اس کی ممانعت کردی گئی۔

"زِنا" غیر قانونی صورت

جب قانونی رشتہ کے ہوتے ہوئے بھی حالت حیض ونفاس میں مقاربت شرعی وطبی دونوں اصولوں سے ناجائز قرار پائی اس لیے کہ اِس میں تخم انسانی کی بربادی ہے تو ذرا غور کرو کہ جہاں قانونی رشتہ ہی نہ ہو یا دوسرے کسی شخص کے ساتھ قانونی رشتہ میں بندھی ہوئی ہے یا ابھی آزاد ہے، کسی سے نکاح نہیں ہوا اور اس تخم انسانی کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتی تو اس انمول اَمرت کا ایسی زمین پر ڈالنا اور برباد کرنا کس قدر شدید ظلم ہے؟ اگر عورت کسی مرد کے ساتھ قانونی رشتہ میں بندھی ہوئی ہے تو ایسی حالت میں کسی اجنبی نے اس کے ساتھ

قربت کی، دوسرے کی زمین میں اپنا بیج ڈالا، اس کے ہاتھوں سے تو گیا، برباد ہوا اگر اس عورت کا جائز قانونی شوہر اس پر اطلاع پاوے تو انسانی شرافت، حیاء اور غیرت (کا) غاصب بنا، دوسرے کی مِلک میں خلل انداز ہوا، دوسری وہ عورت نہ اِدھر کی ہوئی (نہ اُدھر کی) اس خزانہ کی بربادی بہر صورت ہو ہی گئی۔

اور اگر بالفرض وہ جائز شوہر ایسا بے حیاء و دَیوث (اپنے اہل و عیال کے بارے میں بے شرم اور اہل خانہ کے اجنبیوں سے اختلاط کو ناپسند نہیں کرنا والا) ہے کہ اس کو ناگوار نہ جانے یا نیوگ کے مسئلہ کو صحیح مانے جس کو کوئی شریف الطبع انسانیت کا جوہر رکھنے والا کبھی جائز نہیں رکھ سکتا یا بالفرض اسے اس خباثت کی خبر ہی نہ ہو اور عورت کی عیاری و چالاکی اس راز چھپائے تو کیا اس اجنبی کی غیرت اس کو گوارا کرتی ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کی جائز بیوی کے ساتھ ایسا برا کام کرے، یقیناً گوارا نہیں کر سکتا اور کوئی غیرت والا شریف آدمی ہرگز گوارا نہ کرے گا جو بات تم اپنے لیے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لیے بھی پسند نہیں کرو جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے۔

اگر آج تم اپنے لیے ایک عمل کو جائز سمجھ رہے ہو تو تیار ہو جاؤ کہ کل دوسرے تمہارے مقابلہ میں بھی اس کو جائز سمجھیں گے اگر کوئی زمانہ ایسا نازک و تاریک بھی آئے گا کہ جانبین سے یہ خیالات غیرت و حمیت ہی مٹ جائیں تو انسانی نسل کی تباہی و بربادی کا انتہائی وقت ہو گا۔

فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ ترجمہ: " تو عبرت لو اے نگاہ والو"۔
[الحشر ۵۹: (۲)]

اب رہی وہ شکل کہ عورت کسی جائز رشتہ میں منسلک نہیں اگر پاک دامن ہے، عفیفہ ہے، باعصمت ہے اور آج ہی کوئی مرد اس کی عزت وعصمت وعفت کو اپنی سیاہ کاری سے برباد کررہا ہے یا وہ خود جوانی کے جنون میں گرفتار ہو کر اس زِشت کاری کا شکار ہو رہی ہے تو:

ہوشیار آدمی کو لازم ہے کام کا پہلے سوچ لے انجام

اگر بیج اپنے مقام پر پہنچ کر جم گیا، پودا اُگا، پھل نکلا تو کیا یہ عورت اپنی اس بے بسی کی حالت میں اس کی تربیت کی ذمہ داری لے سکتی ہے؟ اور کیا اس نمونہ کے ساتھ ہوتے ہوئے پھر کسی شریف وباحمیت مرد سے جائز تعلق پیدا کرنے کے لیے منہ رکھتی ہے؟ یقیناً ایسا ہی ہوگا اور ایسا ہی ہوا کرتا ہے، نالیوں میں پڑے جیتے جاگتے بچے کراہ کراہ کر پکار رہے ہیں کہ ہم ظالم مرد وعورت کے ظلم کا شکار ہو رہے ہیں، ماں کی درد بھری آہیں سخت سے سخت کلیجہ کو بھی تڑپا دیتی ہے، آہ! وہ گوشت کا ٹکڑا جو ابھی کچا پکا گرایا گیا اگرچہ ابھی بے زبان ہے، اس کی ہائے کی آواز بھی سنائی نہیں دیتی مگر ان قاتل ظالم مرد وعورت پر لعنت کررہا ہے جنہوں نے اس پر آفت ڈھائی۔

قانون دانوں سے دو دو باتیں

قانون دعویٰ کرتا ہے، دنیا میں امن وامان قائم کرنے، ظلم کو روکنے، قتل وغارت کو مٹانے کا، لیکن کیا کوئی قانون دان ہمیں بتائے گا کہ اس بے زبان پر جنہوں نے ظلم کیا ان سے بھی کوئی موخذاہ کیا گیا؟ اگر کوئی ڈاکو کسی کو مار ڈالے تو خواہ اس مقتول کا کوئی عزیز و قریبی قصاص کا طلب گار ہو نہ ہو، پولیس تحقیقات کرے گی، قاتل کا پتہ چلائے گی اور جج اپنی خونی سرخ پوشاک پہن کر عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر قاتل کو پھانسی کا حکم سنائے گا لیکن دن دھاڑے اِن ننھی ننھی جانوں پر ظلم کا پہاڑ توڑا جا رہا ہے اور خرمنِ انسانیت پر ڈاکہ زنی کی جا رہی ہے۔

کوئی ہے جو ان مظلوموں کی داد سنے؟ اور کوئی ہے جو اس ظلم کے انسداد کے لیے کمر ہمت باندھے؟ یہ مانا کہ بچہ کا گرانا اگر ثابت ہو جائے تو ایسا کرنے والی کو بعض عدالتوں سے سزا تجویز کی جاتی ہے لیکن اس سے اصل مرض کا علاج نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ فعلِ زنا کو جرم نہ قرار دیا جائے، وہ حکیم مطلق جس کو اپنی مخلوق کو آرام و آسائش اور اس کے امن وامان کا پورا دھیان اِس ظلم کے اِنسداد کے لیے قانونی دفعہ وضع فرماتا ہے اور اس ظلم کو ایک شدید جرم قرار دیتا ہے۔

زِنا کی حد اور اس کا فلسفہ

دنیا کی تمام مہذب ہی نہیں، غیر مہذب قوموں میں بھی انسان کو قتل کرنا اور اس کی جان لینا ایک اَشد و شدید جرم قرار دیا جاتا ہے اور جس وقت سے دنیا میں قانون کی بنیاد رکھی گئی قاتل کی سزا قتل ہی قرار پائی، اس قتل میں بچہ، جوان، بوڑھا، عورت، مرد سب برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے کہ قاتل حقیقتاً سوسائٹی کے ایک فرد کی جان لے کر عالم انسانیت پر ظلم کر رہا ہے پس جب قتل میں بوڑھا بچہ سب برابر تو دو دن کا بچہ بلکہ ابھی ابھی دنیا کے پردہ پر قدم رکھنے والا بچہ بلکہ رحم مادر کے محفوظ کمرے میں آرام کرنے والا نونہال بلکہ صلب پدر کی خوشنما کیاریوں میں اُچھلنے کودنے والا وہ مادہ جو کل انسانی شکل اختیار کر کے ایک بہترین بلکہ قابل دماغ لے کر جج کی کرسی پر بیٹھنے والا ہو سکتا ہو اس کو خاک میں ملانے والا، اس کو برباد کرنے والا، اس کو زہر دے کر ہلاک کرنے والا، اس کو زمین میں دفن کرنے والا یا بربادی کے لیے جنگل اور نالیوں میں ڈالنے والا کس اُصول کے مطابق مجرم قتل نہ قرار دیا جائے؟ اور کیوں نہ وہی سزا پائے جو ایک مجرم قتل کو دی جاتی ہے؟ اگر ایک آدمی نے قتل کیا تو وہ ایک مجرم، اگر دو نے اس کو مل کر انجام دیا تو وہ دونوں مجرم و ملزم۔

پس وہ عورت و مرد جو اس انمول امرت کو پانی مول بہا کر ضائع یا اپنے نفسانی ذوق کے لیے تھوڑی دیر مزا اُڑانے کی خاطر ایک انسانی جان کا اس طرح خون کر رہے ہیں، کیوں اس جرم سے بری سمجھے جائیں ؟اور کہاں کا انصاف اور کون سا عدل ہے کہ ان کو کوئی سزا بھی نہ دی جائے بلکہ یہ جرم جرم ہی قرار نہ پائے؟

سیوا جی نے اگر قتل وغارت گری کو اختیار کیا تو وہ ظالم کہاں گیا، پنڈھاریوں نے اگر قتل وغارت گری کو پیشہ بنایا تو اس کے استیصال کی تدابیر عمل میں لائی گئیں مگر وہ بدکار عورتوں کا جتھا جو دن رات انسانیت کے خرمن پر بجلیاں گرا رہا ہے اور بازاروں میں بیٹھ کر کھلے بندوں نونہالانِ نسل انسانیت کو اپنی غارت گریوں میں شریک کرتے ہوئے قوموں اور ملکوں کی آئندہ نسل کو برباد کر رہا ہے یونہی شترِ بے مہار کی طرح آزاد چھوڑ دیا جائے اور ان پر کوئی فردِ جرم نہ چلنے پائے، یہ کون سا انصاف ہے؟ قانونِ فطرت عدل پر مبنی ہے اس میں ظلم کی کوئی گنجائش نہیں۔

زِنا کے لیے اسلامی قانون

آج دنیا اپنی نفس پرستی کے لیے اندھی ہو جائے لیکن وہ خدائے قدوس جس کو اپنے بنائے ہوئے کی قدر و قیمت خود معلوم، اس غیر قانونی

صورت سے انسانی جان تلف کرنے والے، مرد و عورت دونوں افراد پر قرار دادِ جرم لگاتا اور وہی سزا ان کے لیے مقرر فرماتا ہے جس کو قاتل نفس کے لیے مقرر فرمایا ہے اور تمام عالم کے قانون دانوں نے بھی اپنے قوانین میں اس کو داخل تو کیا مگر صرف قاتل نفس کے لیے، نہ زنا کے لیے یعنی جان کے بدلے جان، قتل کے بدلے قتل، قانون مقدس کی دفعہ ملاحظہ ہو:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ ○ [النور ۲۴: (۲)]

ترجمہ: "جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں سے ہر ایک کے سو سو کوڑے لگاؤ اور تمھیں ان پر ترس نہ آئے اللہ تعالیٰ کے دین میں"۔

یہ دُرہ کی سزا بھی اس وقت ہے جب کنوارے ہوں، قانونی جائز جوڑا اب تک ملا ہی نہ ہو اگر جوڑا ہوتے ہوئے پھر بھی ایسی نازیبا حرکت کی ہے تو چمڑے کا دُرہ نہیں، اس کی سزا پتھر ہے۔ مزید ملاحظہ ہو:

عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: «أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ»؟ قَالَ: وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي؟ قَالَ: «بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ»، قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ

أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ[16]۔

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ سچ ہے جو مجھے تمہارے متعلق یہ خبر پہنچی ہے؟ عرض کیا: حضور میرے متعلق کیا معلوم ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم فلاں خاندان کی چھوکری کے ساتھ ملے (یعنی جماع کیا)؟ تو انہوں نے عرض کیا، جی ہاں، پھر ان پر چار گواہیاں لی گئیں اور بالآخر ان کو رجم (سنگسار) کیا گیا"۔

زِنا کسے کہتے ہیں؟

قانون کی کتابوں میں "زنا" کے معنی یہ بتائے گئے ہیں:

اَلزِّنَاءُ هُوَ فِيْ عُرْفِ الشَّرْعِ وَاللِّسَانِ وَطْئُ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ فِي الْقُبُلِ فِيْ غَيْرِ الْمِلْكِ وَشُبْهَةِ الْمِلْكِ[17]۔

ترجمہ: "زِنا عرفِ شریعت میں اس مجامعت کو کہتے ہیں جو مرد کسی ایسی عورت کی قُبُل (شرم گاہ) میں کرے جو اس کی مِلک اور شبہ مِلک میں نہ ہو"۔

---

16 مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الحدود، الفصل الثانی، ص ۱۰۶۰، رقم ۳۵۶۶۔

17 ہدایہ اولین، ص ۵۰۴۔

زنا پر حد یا دنیوی سزا

سزا مختصر الفاظ میں یوں بتائی گئی:

اَلْمُحْصَنُ رَجْمُهُ بِالْحِجَارَةِ فِيْ فَضَاءٍ حَتّٰى يَمُوْتَ وَلِغَيْرِ الْمُحْصَنِ مِائَةُ جَلْدَةٍ[18]۔

ترجمہ: "نکاح شدہ (مرتکب زنا) ہو تو اس کی سزا یہ ہے، کہ کھلے میدان میں پتھروں سے مار ڈالا جائے اور غیر نکاح شدہ کے سو (۱۰۰) دُرّے مارے جائیں"۔

یہی زنا ہے جو آج تہذیب کی مدعی حکومت کے نزدیک جرم ہی نہیں بلکہ اس لوٹ مار، قتل و غارت کا نام رکھا جاتا ہے "آزادی" اگر آزادی کا یہی مفہوم صحیح ہے تو چوروں کو، ڈاکوؤں کو، لٹیروں کو، کیا وجہ ہے کہ آزادی نہیں دی جاتی؟ یہ اپنے حظِ نفس کے تحت ایسا کرتے ہیں تو وہ بھی اپنے حظِ نفس ہی کے لیے سب کچھ کر رہے ہیں۔

قیدیوں کو قید خانہ میں بھی چوری کے جُرم کی خرابیاں سمجھانے کے لیے مبلغین بھیجے جاتے ہیں لیکن کبھی اس جرم کے اِنسداد (روک تھام) کے لیے

---

18 ہدایہ اوّلین، ص: ۵۰۰۔

بھی کوئی مبلغ بازاروں اور گلی کوچوں میں پہنچا؟ جب جرم جرم ہی نہ سمجھا جائے تو پھر ان اُمور کا کیا شکوہ، ربُّ العالمین اپنی مخلوق کی تربیت کے لیے جس رؤف ورحیم، مُبلّغِ دینِ قویم، رسول کریم ﷺ کو مبعوث فرماتا ہے، وہ دیکھو کس محبت کے ساتھ فرماتے ہیں:

جوانوں کے نام محبت کا پیغام

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ»[12]۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: اے جوانوں (مردوعورت) کے گروہ! تم میں سے جس کسی میں جماع کی قوت ہو تو اسے چاہیے کہ نکاح کرے، یہ نظر کو محفوظ رکھے گا (یعنی خیالات خراب نہ ہونے پائیں گے) اور شرمگاہ کی بھی حفاظت کرے گا اور جس میں

12 صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، ص ۱۲۹۳، رقم: ۵۰۶۶۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح، ص ۹۳۰، رقم: ۱۴۰۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، ج ۲، ص ۶، رقم: ۱۶۱۳۹۔ مسند امام احمد، ج ۲، ص ۷۲، رقم: ۳۵۹۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب التحریض علی النکاح، ص ۳۵۵، رقم: ۲۰۴۶۔

نکاح کی طاقت نہ ہو (یعنی عورت کے حقوق ادا نہ کر سکے یا عورت کو اس کی مرضی کا شوہر نہ ملے وغیرہ) پس اسے چاہیے کہ روزے رکھا کرے کہ یہ نفسانی خواہش کو روکنے والا ہے (یعنی: روزہ رکھنے سے نفس پر قابو اور خواہش نفسانی کو روکنے کی عادت ہو جائے گی)"۔

پھر تحریص کے لیے ارشاد ہوتا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ‹‹يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ! لَا تَزْنُوْا أَلَا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ››[20]۔

ترجمہ: "عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے قریش کے نوجوان (مرد و عورت) دیکھو زِنا نہ کرنا، خبردار ہو جاؤ جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اسے جنت ملے گی"۔

زِنا سے بچے تو عبادت کا مزا پائے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ‹‹مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ إِلَّا أَحْدَثَ اللهُ لَهُ عِبَادَةً يَّجِدُ حَلَاوَتَهَا››[21]۔

---

20 مستدرک للحاکم، کتاب الحدود، ج ۴، ص ۵۰۹، رقم: ۸۱۴۴۔ شعب الایمان للبیہقی، ج ۷، ص ۲۷۱، رقم: ۴۹۸۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ج ۱۲، ص ۱۶۵، رقم: ۱۲۷۷۶۔

21 مسند امام احمد، ج ۳۶، ص ۶۱۰، رقم: ۲۲۲۷۸۔ مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب النظر الی =

ترجمہ: ”حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کی نظر جب (اتفاقی طور پر) ایک بار کسی عورت کے حُسن وجمال پر پڑ جاتی ہے اور پھر (خدا کے خوف سے) وہ اپنی آنکھیں اِس کے حسن سے بچا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسی عبادت کی کیفیت ظاہر فرماتا ہے جس کا وہ مزہ پاتا ہے“۔

اس تحریص وترغیب کے بعد تہدید وتنبیہ وتخویف دیکھو۔۔۔

آج دنیا نے ”زنا“ کو بہت معمولی چیز سمجھ لیا، اس کو ایسا نظر انداز کیا جانے لگا کہ گویا یہ کوئی بری بات ہی نہیں حالانکہ حدیث صحیح میں ارشاد ہے ”شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ زِنا ہے“۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «مَا مِنْ ذَنْبٍ بَعْدَ الشِّرْكِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ نُطْفَةٍ وَضَعَهَا رَجُلٌ فِيْ مَحَلٍّ لَا يَحِلُّ لَهُ»[22]۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

الخطوبۃ، ص ۹۳۶، رقم: ۱۲۲۳۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ج ۸، ص ۲۴۷، رقم: ۷۸۴۲۔

شعب الایمان للبیہقی، ج ۷، ص ۳۰۵، رقم: ۵۰۴۸۔

[22] ذم الھوی لابن الجوزی، ص ۲۰۱، رقم: ۵۵۵، بحر الدموع لابن الجوزی، ص ۱۴۳۔

ارشاد فرمایا: شرک کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس گناہ سے بڑا کوئی گناہ ہی نہیں کہ ایک شخص اپنے مادۂ مخصوص کو کسی ایسی عورت کے محلِ مخصوص میں پہنچائے جو اس کے لیے حلال نہیں"۔ بلکہ ایک جگہ تو یہاں تک فرمادیا کہ "زِنا کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے"۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ فَكَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا أَقْلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيْمَانُ»[23]۔

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے اور اُس کے سر پر سائبان کی طرح کھڑا ہو جاتا ہے پھر جب یہ آدمی اس حرکت سے رک جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے"۔

قَالَ عِكْرِمَةُ رضی اللہ عنہ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ: هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ أَخْرَجَهَا[24]۔

---

23 سنن ابی داود، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان، ص ۸۴۷، رقم: ۴۶۹۰۔
سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء لایزنی الزانی وھو مومن، ص ۵۹۲، رقم: ۲۶۲۵۔
الترغیب والترھیب للمنذری، کتاب الحدود، باب الترھیب من الزنا، ص ۵۱۹، رقم: ۳۶۲۹۔

ترجمہ: "حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ایمان کیسے نکل جاتا ہے؟ تو آپ نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پھر نکال کر فرمایا: ایسے"۔

یہاں تک کہ مزید تنبیہ و تخویف کے لیے صاف ارشاد فرمایا:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ»[25]۔

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص مومن ہوتے ہوئے زنا نہیں کر سکتا"۔

خدا پر ایمان ہے کہ اس کو حاضر و ناظر جانتا ہے تو اس سے نہ شرمائے گا کہ وہ ربِّ عظیم تو دیکھ رہا ہے اس رُوسیاہی کو مول لے کر اسے کیا منہ دکھاؤں گا اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بتا دیا:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «اَلزَّانِي

---

24 صحیح بخاری، کتاب الحدود، باب اثم الزناۃ، ص ۱۶۸۴، رقم: ۶۸۰۹، مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الکبائر، ص ۲۳، رقم: ۵۴۔

25 صحیح بخاری، کتاب الحدود، باب اثم الزناۃ، ص ۱۶۸۴، رقم: ۶۸۱۰۔ مسند امام احمد، ج ۱۶، ص ۱۶۱، رقم: ۱۰۲۱۶۔ مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الکبائر، ص ۲۳، رقم: ۵۳۔

بِحَلِيْلَةِ جَارِهِ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِ وَيَقُوْلُ لَهُ: اُدْخُلِ النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِيْنَ"[26]۔

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بروز قیامت پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے والے شخص کی طرف ذرا بھی نظرِ التفات نہ فرمائے گا اور نہ ہی اسے پاک کرے گا بلکہ یوں فرمائے گا: جا، جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تو بھی جہنم میں چلا جا"۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى الزُّنَاةِ إِنَّ الزُّنَاةَ يَأْتُوْنَ تَشْتَعِلُ وُجُوْهُهُمْ نَارًا"[27]۔

ترجمہ: "حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زنا کرنے والے مرد و عورت پر خدا کا غضب بہت ہی سخت ہوتا ہے (قیامت کے دن تو ان کا عجیب حال ہوگا) زانی (مرد و عورت قیامت کے دن) اس طرح دربارِ خداوندی میں لائے جائیں گے کہ اُن کے چہرے آگ کی طرح دہکتے ہوں گے"۔

---

26 الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الحدود، باب الترہیب من الزنا، ص ۵۲۱، رقم: ۳۶۶۹۔

27 الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الحدود، باب الترہیب من الزنا، ص ۵۱۸، رقم: ۳۶۴۵۔

آج پردوں میں چھپ چھپ کر کالا منہ کر لیں، کل قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا اور سب میں رسوائی ہوگی۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِيْنَ السَّبْعَ لَيَلْعَنَّ الزَّانِيَ وَإِنَّ فُرُوْجَ الزُّنَاةِ لَيُؤْذِيْ أَهْلَ النَّارِ نَتْنُ رِيْحِهَا»[28]۔

ترجمہ: "حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرم گاہوں کی بدبو اہل جہنم کو بھی اذیت میں مبتلا کر دے گی"۔

آج ذرا سے بھنگے سے ڈرتے ہو، سانپ کی صورت بلکہ نام سے بھی بھاگتے ہو سُن لو کہ

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَعَدَ عَلَى فِرَاشِ مُغِيْبَةٍ قَيَّضَ اللهُ لَهُ ثُعْبَانًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[29]۔

ترجمہ: "حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

28 کشف الاستار للہیثمی، باب ماجاء فی الزناۃ، ج ۲، ص ۲۱۵، رقم: ۱۵۴۸۔

29 الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الحدود، باب الترہیب من الزنا، ص ۵۲۱، رقم: ۳۶۷۰۔

ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسی عورت کے بستر پر بیٹھا جس کا شوہر غائب ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس پر ایک اژدھا مسلط کر دے گا"۔

وہ خطیب اُمم سید اکرم ﷺ کیسے دل لبھانے والے انداز میں وعظ فرماتے اور مسلمانوں کے گروہ کو پکارتے ہیں کہ "زنا کرنے سے افلاس آتا ہے"۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! إِيَّاكُمْ وَالزِّنَا، فَإِنَّ فِيْهِ سِتُّ خِصَالٍ، ثَلَاثًا فِي الدُّنْيَا وَثَلَاثًا فِي الْآخِرَةِ، فَأَمَّا اللَّوَاتِي فِيْ الدُّنْيَا فَإِنَّهُ يُذْهِبُ بِالْبَهَاءِ وَيُوْرِثُ الْفَقْرَ وَيُنْقِصُ الرِّزْقَ وَأَمَّا اللَّوَاتِي فِي الْآخِرَةِ: فَإِنَّهُ يُوْرِثُ سَخَطَ الرَّبِّ وَسُوْءَ الْحِسَابِ وَالْخُلُوْدَ فِي النَّارِ[30]۔

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانو! زنا سے بچو، بلاشبہ اس میں چھ خصلتیں ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیا کی خصلتیں یہ ہیں: (۱) چہرہ سے وجاہت جاتی رہتی ہے (۲) فقر و محتاجی لاتی ہے (۳) رزق کو کم

---

[30] شعب الایمان للبیہقی، ج۶، ص ۳۳۲، رقم: ۵۰۹۱۔ ذم الھویٰ لابن الجوزی، باب فی ذم الزنا، ص ۲۰۱، رقم: ۵۵۷۔ قرۃ العیون لابی اللیث السمرقندی، الباب الثالث فی عقوبۃ الزنا، ص ۳۸، رقم: ۳۹۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، تحت الترجمۃ: شقیق بن سلمۃ ۲۵۳، ج۴، ص ۱۱۱۔

کر دیتی ہے۔ اور آخرت کی خصلتیں یہ ہیں: (۱) اللہ کی ناراضگی (۲) حساب کی سختی (۳) دائمی جہنم کا موجب بناتی ہے"۔

مرد و عورت زنا کے گناہ میں دونوں برابر

یہ تمام احکام مرد و عورت سب کے لیے یکساں، بے شک وہ مرد جو اس دولت بے بہا کو برباد کرتا ہے اور نامہ اعمال کو گناہ کی سیاہی سے کالا بناتا ہے سزا کا مستحق، عذاب کے قابل، اِس کے چہرہ پر پھٹکار برسے، فقیری اور مصیبت میں مبتلا ہو، دنیا و آخرت دونوں میں رُوسیاہ ہو، اسی طرح وہ عورت جو اپنی عفت و عصمت جیسی بیش قیمت چیز کو چند لمحہ کی ناپائیدار لذت کے سبب خاک میں ملا کر عمر بھر کے لیے کلنک کا ٹیکہ اپنے ماتھے پر لگائے یقیناً سخت سزا کی سزاوار، عذاب خداوندی میں گرفتار، نہ دنیا میں کوئی غیرت والا عزت والا مرد ایسی بے غیرت و بے حیاء کا خریدار (یعنی ایسی عورت سے کوئی شریف مرد نکاح نہیں کرتا)، نہ آخرت میں اس کی طرف نظر کرم پرِوردگار، لیکن وہ بازاری فاحشہ عورتیں جنہوں نے حیا و شرم کے نقاب کو اُٹھایا پہلے ہی بے غیرتی کے لباس کو پہنا وہ یقیناً انسانی سوسائٹی کے لیے وہ ناپاک کیڑے ہیں جو پلیگ اور ہیضہ کے کیڑوں سے زیادہ دنیا کے لیے خطرناک ہیں۔ عالم کا کوئی طبیب، زمانہ کا کوئی ڈاکٹر، اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ مختلف انسانوں کے ملنے کے سبب عورت اپنے جوہر

عفت و عصمت ہی کو نہیں کھوتی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ صحت جیسی بیش قیمت دولت کو بھی خیر باد کہتی ہے، طاعون و ہیضہ کا مرض اس قدر پھیلتا ہو یا نہ پھیلتا ہو لیکن وہ ناپاک متعدی امراض جو انسانی زندگی کو ہمیشہ کے لیے تباہ و برباد کر رہے ہیں یقیناً ایسے ہی چشمہ امراض سے سیرابی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

محکمہ حفظانِ صحت سے دو دو باتیں

ہسپتال مختلف مواقع پر کھولے گئے تاکہ امراض کی دوائیں مفت تقسیم کی جائیں۔ مرض کے آنے سے پہلے حفظ ماتقدم کے لیے چیچک کا ٹیکہ لگانے کا انتظام بھی بہت باضابطہ کیا گیا، یہاں تک کہ حج کے فرض کو ادا کرنے کو بھی کوئی جانے نہ پائے، جب تک کہ ٹیکہ نہ لگایا جائے، ذرا آب و ہوا میں خرابی آئی کہ فوراً Disinfection کا کام جاری ہوا، کوچہ بازار میں بہنے والی نالیوں میں فنائل ڈالا گیا لیکن ان گندی نالیوں کی صفائی کی بھی کوئی تدبیر کی گئی جن کے کیڑے آتشک اور سوزاک، برص اور جذام جیسے ناپاک امراض کو دن بہ دن پھیلاتے ہی چلے جا رہے ہیں؟

چیچک اور طاعون کے اعداد و شمار ہمیں بتائے گئے کہ کس قدر جانیں اس میں ہلاک ہوئیں اور کتنے بیمار لیکن کوئی دفتر اس کا بھی ہے جس میں ان ناپاک امراض کی فہرست ہو؟ اگر انہیں اطباء سے پوچھو، ڈاکٹروں سے دریافت کرو

وہ بتائیں گے کہ یہ مہلک امراض ان گلیوں اور کوچوں سے چل کر بڑے بڑے شرفاء کے محلوں اور قلعوں میں پہنچ چکے ہیں، بدکار اور حرام کار مردان گندی بیماریوں کو بازاری عورتوں سے دام دے کر خریدتے ہیں اُن ناپاک مردوں کے کرتوت کے سبب گھر میں بیٹھنے والیاں بھی اِن امراض کا شکار ہو رہی ہیں، وہ بے چاریاں اپنی حیا و شرم کے سبب اس راز کو چھپاتی ہیں اور بلاوجہ وبلا قصور ان معصوموں کی جانیں ہلاک ہو جاتی ہیں، کیا کوئی دردمند ہے جو اِن بے کس معصوم خاتونوں ہی کے حال پر رحم فرمائے اور ان بے زبان مظلوموں ہی کی خاطر سے ان کی ناپاکی کے اِنسداد کی تدبیر عمل میں لائے؟

زنا کالائسنس اور ڈاکٹری معائنہ

بعض ملکوں میں دیکھا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے بازاری پیشہ ور عورتوں پر قید لگائی گئی ہے کہ وہ اوّل حرام کاری کے لیے حکومت سے اجازت حاصل کریں اور زنا لائسنس (اجازت نامہ) لیں اور اس کی فیس حکومت کے خزانہ میں داخل کریں پھر ہر ہفتہ یا پندرھویں دن اپنا ڈاکٹری معائنہ کرائیں اگر کسی متعدی بیماری میں مبتلا پائی جائیں تو اس بیماری سے صحت پانے تک لائسنس ضبط رہے نیز عیاش طبع حرام کاروں کے لیے یہ ہدایت ہے کہ کسی پیشہ ور عورت کے پاس جانے سے پہلے اس کا لائسنس اور صحت کی رپورٹ دیکھ لیں۔

اس قانون پر اخلاقی حیثیت سے تو تبصرہ کرنا ہی بیکار جن کے نزدیک زنا جیسا ناپاک کام اخلاقی جرم ہی نہیں اِنہیں نائیکہ کی طرح کمائی میں حصہ لڑانے اور ٹیکس لینے میں کیا شرم وعار، یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں کہ اس قسم کے ڈاکٹری معائنہ کا نمونہ رات دن دنیا کے سامنے پیش، اگر ایک سنگدل قصاب اپنے ٹکے (روپے) سیدھے کرنے کے لیے کمزور، ناتواں بیمار جانور کو ذبح کرنے کی اجازت ڈاکٹر صاحب کی جیب گرم کرکے بہت آسانی سے حاصل کر سکتا ہے تو ان نرم ونازک دلربایانہ مورتیوں کو "اجازت" حاصل کرنے میں کیا دشواری ہو سکتی ہے؟ درآں حالانکہ ان کو یہ خوف دامن گیر ہے کہ اگر صحت کا پاس (Pass) نہ ملا تو "گاہک" دوسرا گھر دیکھ لیں گے اور دکان ہمیشہ کے لیے ٹھنڈی پڑ جائے گی۔

نوجوان مردوں سے خطاب

پیارے نوخیز نوجوانو! تمہیں اپنی اُبھرتی ہوئی جوانی کا صدقہ، سنبھلنا، بچنا، ہوشیار رہنا، دیکھو دیکھو! اُس گلی میں قدم بھی نہ رکھنا جہاں تمہاری جوانی کے چور بستے ہیں، تمہاری عمر بھر کی کمائی برباد ہو جائے گی، سخت ناپاک اَمراض کی مزید سزا ساتھ ملے گی، خدا کے دربار میں رُوسیا اور دنیا کی آنکھوں میں بے قدر، عمر بھر کے لیے صحت سے مایوس، عافیت، آرام اور چین کی زندگی خواب وخیال ہو جائے گی، عقل والے انسان کا کام ہے کہ دوسروں کے دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔

مختلف قسم کے کھانے، کھٹے، میٹھے، تیز، ترش سب ملا کر ایک جگہ رکھ دیں، سڑیں گے، بدبو پیدا ہو گی، کیڑے پیدا ہوں گے، برہما کی پنھی (ایک خاص مذہبی کھانا) تم نے چکھی ہو گی یہ وہ مچھلی ہے جو سرکہ اور کھٹائی پلیٹ میں نکال کر نہایت مکلف سرپوش سے ڈھکی ہوئی سامنے آتی ہے، چینی کی سنہری کا مدار طشتری اور سرپوش کو دیکھ کر یہ سمجھ کر کہ کوئی عمدہ کھانا ہو گا تمہارا جی للچائے گا، منہ میں پانی بھر آئے مگر جب کھولو گے تو اگر دماغ صحیح ہے یقیناً اس کی بدبو ناک میں جاتے ہی ایسا پراگندہ بنائے گی کہ سب کھایا پیا بھول جاؤ پھر گبریلے کی طرح گجگجے کیڑے جب چلتے ہوئے نظر آئیں گے، کھانا تو بڑی بات ہے۔ محض دیکھ کر استفراغ نہ ہو جائے تو ہم ذمہ دار، ہاں جو برہمی اس کے کھانے کو خوگر (عادی) ہو چکے ہیں ان کے لیے البتہ یہ غذا خوشگوار (نعوذ باللہ من ذالک)۔

پیارے عزیزو! بازاری عورتیں بھی وہی برہما کی پنھی ہیں پوڈر اور سرمہ پر نہ بہلنا، بالوں کی بناوٹ اور پشواز کی سجاوٹ پر نہ ریجھنا، یہ وہی سرپوش دار طشتری ہے جس میں مختلف مزاج والے انسانوں کے ہاتھ پڑ چکے ہیں اور مختلف قسم کے مادوں نے ایک جگہ مل کر اس کے مزاج کو بدل کر اس قدر سڑا دیا ہے اور ایسے باریک کیڑوں کو جو دیکھنے میں نہیں آتے، اس میں پیدا کر دیا ہے کہ تم اس کے پاس گئے اور انہوں نے ڈنک مارا بہر حال یہ ایسا ناگ

ہے جس کا کاٹا سانس بھی نہیں لیتا، ایک وقت کی ذرا سی لذت پر اپنی عمر بھر کی دولت آرام وراحت، تندرستی وصحت اور عیش وعشرت کو نہ کھو بیٹھنا۔

طوائفوں کے نام محبت کا پیغام

بازاری پیشہ ور عورتیں ناراض ہوں گی کہ ہم نے انہیں کیا کچھ کہا، وہ ہمیں گالیاں دیں گی کہ ہم نے ان کی روزی کو تباہ کرنے کا سامان کیا لیکن انہیں بتا دیا جائے کہ ہم ان سے جو کچھ کہا اُن کے بھلے کے لیے کہا اب ہم انہیں سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ:

اے اللہ کی بندیو! تم انسان ہو، انسان کی طرح پیدا ہوئی ہو، ہو قدرت نے تم کو عقل دی، سمجھ دی اور اس عقل وسمجھ کے سبب اور جانداروں پر فضیلت دی، انسان کو جان ومال اور اولاد پیاری ضرور ہوتی ہے مگر زیادہ سمجھدار شریف الطبع انسان وہ کہا جاتا ہے جس کو ان تینوں کے مقابلہ میں عزت پیاری ہو، کتنے بہادر ہیں جو جان پر کھیل جائیں، مال لٹائیں، اولاد کی پروانہ کریں لیکن اپنی عزت پر حرف نہ آنے دیں، کیا تم نے اس دنیا میں آنے سے پہلے عزت والے باپ کی پشت میں تربیت پائی ہے اگر ایسا ہے تو کیا تم بھی اس کی قائل ہو اور عزت کی اپنی نظر میں کوئی قدر وقیمت سمجھتی ہو؟

اگر ایسا ہے تو کیا تم نے سوچا؟ کبھی غور کیا کہ آج سوسائٹی میں تمہاری کیا عزت ہے؟ سوسائٹی سے مراد اپنی قوم کا محدود دائرہ نہ لینا، دنیا میں نظر دوڑاؤ اور اپنے لیے جگہ تلاش کرو آج مانا کہ بڑے بڑے راجہ بھی تم پر جاں نثاری کے دعوے کرتے ہیں لیکن کیا تمہیں وہ عزت حاصل ہے جو ایک غریب، مفلس، پاک دامن بی بی کو حاصل ہوتی ہے؟ نہیں اور ہر گز نہیں۔

اگر تم کو اولاد پیاری ہے تو کیا تم ہی انصاف سے بتاؤ گی کہ تمہاری گاڑی کمائی جو مدتوں کی محنت کے بعد تمہارے وجود میں آئی، دن رات کی اٹھ کھیلیوں میں کس بُری طرح برباد ہوتی ہے، مانا کہ اس کی تربیت بھی کی، اگر وہ تمہاری جنس یعنی لڑکی کی صورت میں نمودار ہوئی تو آخر کیا تم پسند کرو گی کہ وہ بھی اسی طرح بے عزت بنے، اسی طرح پیشے پر بیٹھے؟ اگر لڑکا ہو تو کیا تم گوارا کرتی ہو کہ اس کو کوچہ بازار میں بھی "حرام زادہ" ہی کہہ کر پکارا جائے، تمہاری جان اگر تم کو پیاری ہے تو کیا تم نہیں چاہتیں کہ امراض سے بچیں اور بیماریوں کا شکار نہ ہوں جو مرد بازاروں میں آتے ہیں یا تمہیں بلاتے ہیں کل کسی اور کے پاس گئے ہوں گے، اس طبقہ کا حال خود تمہیں ہم سے زیادہ معلوم، کیا تم چاہتی ہو کہ وہ ناپاک اور گندے امراض کو لائے اور تم تک پہنچائے؟ سچ یہ ہے کہ جسے نہ عزت کا ڈر، نہ جان کی پرواہ اور نہ اولاد کا دھیان، صرف مال کا خیال ہو اور چند ٹکے (روپے) ہی

عزت و آبرو، جان، اولاد سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جائے اُس سے زیادہ بے عزت اور کون ہو گا؟

سچ بولنا کیا تم ایسی ہو گئی ہو، اچھا یہی اور فقط یہی ہے تو انصاف سے بتاؤ کہ ایسے شخص میں اور کتے میں کیا فرق ہو گا وہ بھی ایک ٹکڑے کے لیے دھتکار رسنتا ہے، لکڑی کھاتا ہے مگر پھر دوڑ دوڑ کر وہیں آتا ہے، اس انسانی صورت پر غرور نہ کرنا ایسی صورت (ایک روز) پتھر کی مورت بھی ہو سکتی ہے (یعنی مرنا بھی ہے)، ربڑ کی گڑیا کو بھی لباس پہنایا جا سکتا ہے اصل صورت وہ ہے جو اعمال کے اعتبار سے قرار پائے، آج بے عقل آدمی کو ہر شخص یہ کہتا ہے کہ "گدھا" ہے حالانکہ اس کی صورت آدمیوں کی سی ہے، اسی طرح اس بے حیائی و بے غیرتی کے فعل کو اختیار کرنے والی صورتیں بظاہر آدمیوں کی سی معلوم ہوں لیکن اگر کسی آنکھوں والے سے پوچھو گی تو وہ بتا دے گا بلکہ اگر کوئی روحانی دوربین رکھنے والا درویش مل گیا تو وہ دکھا بھی دے کہ خنزیر جیسے بے حیاء اور بے غیرت جانور کی صورت ہے اللہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں ہدایت دے۔

اللہ کی بندیو! جانوروں میں بھی مادہ ہوتے ہیں لیکن کیا تم کوئی مادہ ایسی بتا سکتی ہو کہ جس نے اپنا پیٹ بھرنے کے لیے اس بُرے کام کو اپنا پیشہ بنایا ہو؟ افسوس تمہاری یہ حرکت تو انسانوں کی جماعت کو جانوروں کے سامنے ذلیل بنا رہی ہے ہمیں افسوس تو زیادہ اس بات کا ہے کہ وہ مال جو اس طرح حاصل کیا گیا

ہو، اس سے تم نے کپڑے بنائے، اس سے تم نے کھانا کھایا، اس کی تم میں قوت آئی اسی قوت سے تم نے عبادت بھی کی اور بعض نیک کام بھی کیے، بے شک تمہیں ان نیک کاموں کا ثواب ملنا چاہیے مگر کیا کیا جائے کہ اس گندے مال اور گندی طاقت نے تمہاری تمام نیکیوں کو بھی گندہ کر دیا، عمدہ شربت میں ایک قطرہ بھی نجاست کا مل جائے تو تمام گلاس خراب ہو جائے گا یہاں تو تمام ہی شربت گندہ ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا الطَّیِّبَ﴾[31]۔

ترجمہ: "اللہ پاک ہے صرف پاک ہی چیز قبول کرتا ہے"۔

کتنی رنج کی بات ہے کہ ایک ذرا سے لطف کے لیے تم نے اپنی زندگی کے بے بہا دولت کو یوں ہی لٹا دیا، اِس حسن ظاہری کو کب تک سنبھال سکتی ہو؟ جس کے بل بوتے پر آج کیا کیا ٹھاٹ جما رکھے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی وہ لاڈلی بیٹی جن کے نام کو سنتے ہی تم بلائیں لیا کرتی ہو جن کے پیارے بیٹے کے غم میں تم چوڑیاں ٹھنڈی کیا کرتی ہو اور محرم کے چالیس دن ماتمی لباس پہن لیا کرتی ہو اِس قدر حیا و شرم والی کہ اس عالم سے پردہ کرنے کے بعد کے لیے بھی یہ خیال و غم کہ کوئی میرے بدن کے بناؤ کو نہ دیکھے، جنازہ پر معمولی چادر پڑی ہو گی تو بدن کا بناؤ معلوم ہو جائے گا، پیارے باپ کے

---

31 صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب الصدقۃ من کسب طیب، ص ۳۴۲، رقم: ۱۴۱۰۔

وصال کے بعد پہلے پہل خوشی کے آثار چہرہ پر اس وقت نمودار ہوئے جب کہ ایک خادمہ نے جنازے کے لیے گہوارے کا نمونہ پیش کیا، ان کی یہ حیا اور تمہاری یہ حالت، سبط مرتضیٰ، شہید کربلا علیہ وعلیٰ ابیہ السلام نے جان دینا اختیار کیا مگر زانی و فاسق یزید کی بیعت و اطاعت کو گوارہ نہ کیا آج تم نے ان کا سوگ منایا مگر یاد رکھنا یہ ہرگز کام نہ آئے گا جب تک ان کے طریقہ کو اختیار کر کے اس ناپاک پیشہ سے توبہ نہ کرو گی۔

نبی کریم ﷺ اپنی پیاری بیٹی جنت کی سیدانی سے فرمائیں کہ "اے فاطمہ! عمل کیجیے، قیامت کے دن یہ نہ پوچھیں گے کہ کس کی بیٹی ہو؟ یہ پوچھیں گے کہ کیا عمل لے کر آئی ہو"، کیا تمہیں کبھی خیال نہیں آتا کہ تمہارا پیدا کرنے والا ربّ تعالیٰ یوں فرما رہا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا [بنی اسرائیل ۱۷: (۳۲)]

ترجمہ: "اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ"۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ زَنٰى أَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللهُ مِنْهُ الْإِيْمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْإِنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِنْ رَأْسِهِ»[32]۔

---

[32] مستدرک للحاکم، کتاب الایمان، ج۱، ص۲۶، رقم: ۵۷۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص زنا کرتا یا شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جس طرح انسان اپنے سر سے قمیص کھینچ کر اُتار لیتا ہے“۔

تمہیں یہ بھی خبر ہے:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي العَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللهَ يَدْنُوْ مِنْ خَلْقِهِ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّسْتَغْفِرُ إِلاَّ لِبَغِيٍّ بِفَرْجِهَا»[33]۔

ترجمہ: ”حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے قریب ہوتا ہے اور کوئی مغفرت طلب کرے تو اُسے بخش دیتا ہے لیکن اس عورت کو نہیں بخشتا ہے جو اپنی شرم گاہ کو ناجائز استعمال کرتی ہی رہے“۔

ہم نے جو کچھ کہا تمہارے بھلے کے لیے کہا، ہم نہیں جانتے کہ تم جنس انسانی سے ہو کر حیوانات بلکہ ان سے بھی بدتر زندگی گزارو، ہم نہیں چاہتے کہ تم اسلام کے نام پر بدنما داغ لگاؤ، جو اس ناپاک فعل میں پھنسنے والوں کو واجب

---

[33] الترغیب والترہیب، کتاب الحدود، باب الترہیب من الزنا، ص ۵۱۸، رقم: ۳۶۴۴۔

القتل قرار دے۔ ہم نے نبی کریم ﷺ کا فرمان پڑھا ہے کہ

عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَنَّ [فِي الإِسْلَامِ] سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا»[34]۔

ترجمہ: "حضرت جریر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی (اسلام میں) بُرا کام جاری کرے اور لوگ اس پر عمل کریں تو اس پر اُس (عمل کا) گناہ ہو گا اور عمل کرنے والوں کا بھی گناہ ہو گا اور اُن میں سے کسی کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہو گی"۔

آج تمہاری اس خراب بیہودہ روش سے کتنے نونہالانِ چمن انسانیت برباد ہوتے ہیں، یاد رکھنا کہ تم پر تمہاری تنہا بداعمالیوں کا بوجھ ہی نہیں بلکہ ان سب کی بداعمالیوں سے تمہارا نامہ اعمال سیاہ پر سیاہ ہوتا چلا جاتا ہے اور ہوتا رہے گا پھر اگر تمہاری اولادِ پرُوردہ نے بھی اسی پیشہ کو اختیار کیا تو اس کی تمام بد

34 صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ، ص ۴۵۱، رقم: 1017۔
مصنف عبد الرزاق، باب من سن سنۃ، ج ۱۱، ص ۴۶۶، رقم: ۲۱۰۲۵۔ مسند امام احمد، ج ۳۱، ص ۴۹۵، رقم: ۱۹۱۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ج ۲، ص ۳۴۴، رقم: ۲۴۳۹۔

اعمالیاں جس طرح اس کے نامہ اعمال کو سیاہ کریں گی تمہارے مرنے کے بعد بھی تمہارے نامہ اعمال میں اسی طرح گنی جائیں گی، اس لیے کہ ان کی بنیاد تم نے ڈالی پھر جب تک تمہارے سدھانے کا یہ سلسلہ چلے ان میں سے ہر ایک بد اعمالی تمہاری ہی بد اعمالیوں میں اضافہ کرنے والی ہو گی۔

لِلّٰہ اب بھی باز آؤ، توبہ کا دروازہ کھلا ہے، موت کا قاصد سر پر کھڑا ہے، اب بھی توبہ کرو اور شریفانہ زندگی اختیار کرو جو ہونا تھا ہو لیا وہ ربِّ غفور اب بھی تمہیں محبت کے ساتھ پکار کر کہتا ہے:

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُوْلُ اللّٰهُ: هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ"[35]

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہے کوئی مغفرت مانگنے والا! کہ میں اُسے بخش دوں؟"۔

---

35 مسند امام احمد، ج ۲۹، ص ۷۰۴۲، رقم: ۱۷۹۱۲۔ والمعجم الکبیر للطبرانی، ج ۹، ص ۴۵، رقم: ۸۳۰۷۔

خلافِ فطرت صورتیں

تم نے ابھی پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ قدرت نے عجیب و غریب طاقت مرد و عورت کو عطا فرما کر اس کے استعمال کے لیے ہر ایک کی حالت کے مطابق آلات بھی عطا فرمائے، زبان چکھتی ہے، آنکھ دیکھتی ہے، ہاتھ چھوتے ہیں، کان سنتے ہیں لیکن اگر ان اعضاء میں کوئی خرابی آجائے مثلاً آنکھ کا کام ہے روشنی اور اُجالے میں دیکھنا، تم سورج کو ٹھیک دوپہر کے وقت نظر جما کر دیکھو یعنی: بینائی کا غلط اور بے جا استعمال کرو، نتیجہ کیا ہو گا؟ بینائی جاتی رہے گی، اسی طرح اگر کانوں سے غیر موزوں طریقوں سے کام لیا گیا مثلاً توپوں کے چلنے یا جہاز کی سیٹی کی طرح سخت و درشت کریہہ آوازیں یک لخت کانوں میں پہنچیں تو بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ فوراً سننے کی طاقت جواب دیدے اور جاتی رہے، ہم نے انجن اور ملوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو دیکھا ہے کہ وہ بہرے ہو جاتے ہیں اس لیے کہ دن میں آٹھ دس گھنٹے متواتر مشین کے چلنے کی آوازیں کان کے پردوں پر ایسا بوجھ ڈالتی ہیں کہ وہ بیکار ہو جائیں، اسی پر قیاس کر لو کہ وہ خاص آلے جو اس قدرت نے اس مخصوص قوت کے استعمال کے لیے دیے ہیں اگر غلط طریق پر بے جا استعمال میں لائے جائیں گے تو ان کی بھی وہی حالت ہو جائے گی۔

حُسن وشباب کا یہ گوہر لطیف اور جوانی کا یہ انمول خزانہ، ناف کے نیچے ایک تھیلی میں محفوظ ہے اور اس کے باہر لانے کے لیے ایک آلہ اور راستہ متعین ، مردوں میں وہ راستہ جس کے ذریعہ یہ باہر آتا ہے اندر ایک اسفنج کے جیسا بناؤ رکھتا ہے اور اسی میں ملے جلے پٹھے اور رگیں، اسفنجی جسم کے اندر جلدی سے محسوس کرنے کی ایک خاص طاقت قدرت کی طرف سے رکھی گئی ہے، اسی طرح عورت کے جسم میں بھی اس کے لیے خاص مقام فطرت نے مقرر کیا ہے اور دونوں کے ان مخصوص آلوں میں ایسی مناسبت رکھی کہ حقیقی لذت اور واقعی ذوق حاصل کرنے کے لیے انہیں دونوں جسموں کا ملنا ضروری، اگر مصنوعی شکلیں اختیار کی گئیں اور بناوٹی چیزوں سے کام لیا گیا تو سراسر نقصان ہی نقصان، وہ ہوس پرست جو فطرت کے مقرر کیے ہوئے طریقے کو چھوڑ کر دوسری راہ کو اختیار کرتے ہیں، دھوکہ کھاتے اور بعد میں سخت پچھتاتے ہیں۔

قدرت نے انسان کے بدن کے ہر حصے میں ایک خاص کام کی قدرت رکھی ہے فُضلہ نکال کر پھینکنے کے لیے جو جگہ مقرر کی گئی اس میں اندر سے باہر پھینکنے کی قوت رکھی گئی، باہر سے اندر لینے کی استعداد اس میں نہیں، عضلات اس دروازہ پر اس نگہبانی کے لیے ہر وقت تیار کہ کوئی چیز باہر سے اندر نہ جانے پائے اگر خلاف فطرت اندر داخل کی جائے گی، حفاظت کرنے والے عضلات زور لگائیں گے کہ وہ داخل نہ ہونے پائے وہ نازک جسم جو نرم اور مہین جھلی،

باریک باریک رگوں میں سمٹنے اور کبھی پھیل جانے والے سبک پٹھوں سے مرکب ہے، اس جنگ میں سخت مقابلہ کرنے کے سبب دبتا ہے بھینچتا ہے، اس کا سر کچلا جاتا ہے اس خلاف فطرت ملاپ نہیں بلکہ لڑائی کا نتیجہ یہ ہے کہ رگیں دب جائیں، کمزور پڑ جائیں پٹھے خراب ہو جائیں اور محسوس کرنے کی طاقت بڑھ جائے، جڑ کمزور ہو کر جسم کا بناؤ بگڑ جائے ممکن ہے کہ کسی جانب جھکاؤ بھی آجائے، احلیل پر زور پڑنے سے ورم پیدا ہو سکتا ہے جس جا اثر مادئہ مخصوص کی تھیلی تک پہنچ کر گدگداہٹ پیدا کرے گا اور بار بار کی اس گدگداہٹ سے ایک رقیق مادہ نکلنا شروع ہو گا اس مادہ کے بار بار نکلنے ہر وقت عضلات میں نمی رہنے کے سبب تمام پٹھے ڈھیلے پڑ جائیں گے، رگوں میں رطوبت اتر آئے گی، نیلی نیلی، موٹی موٹی رگیں چمکنے لگیں گی اور ہمیشہ اس طاقت، سختی اور توانائی کو صبر کرنا پڑے گا جو اوّل جسم میں موجود تھی۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسی رطوبت نکلتے نکلتے (مخصوص اعضاء کے) منہ پر جاتی ہے اور اس گندگی کی نالی میں رکنے کے سبب اندر زخم پڑ کر پیشاب میں جلن کا سخت مرض لاحق ہو جاتا ہے، بار بار یہ خلاف فطرت حرکت کرنے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جھلی میں خراش پیدا ہو کر ہر وقت کی جھوٹی خواہش پیدا کرے گی، کثرت کے ساتھ اس خواہش کو پورا کرنے سے خزانہ خالی ہو جائے گا، مادہ پورے طور سے بننے بھی نہ پائے گا کہ نکلنے کا سلسلہ بندھ جائے گا

آخر جریان کی مصیبت لاحق ہو گی، آنکھوں میں گڑھے چہرہ پر بے رونقی، دل ودماغ کی کمزوری، غرض تمام اعضائے رئیسہ جواب دے بیٹھیں گے۔

آخر اس خلافِ فطرت حرکت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر انسان عورت کو منہ دکھانے اور دنیا کی زندگی میں وہ خاص لطف محبت اٹھانے کا نہیں رہتا، ذرا سوچنا! وہ وقت کیسی حیرت وندامت کا ہو گا جب ایک دوشیزہ پاکدامن اپنی تمام امیدوں کا مرکز تم کو بنائے ہوئے تمہارے پاس آئے گی اور تم اس حالت میں گرفتار ہو گے کہ شرم کے مارے سر بھی نہ اٹھا سکو گے اِدھر اپنی صحت وعافیت وتندرستی کو عمر بھر کے لیے کھویا، اُدھر دوسری پاک دامن بے گناہ کی حسرتوں کا خون کیا، نہ خود ہی زندگی کا لطف اُٹھایا نہ دوسرے کو پانے کا موقع دیا، پھل لانا تو کجا بیج ڈالنے کے قابل بھی نہ رہے۔

آج اُس کل کی بات کے متعلق سوچو اور ابھی بھی اس اُبھرتی (جوانی) میں اندھے نہ بن جاؤ، دیکھو دیکھو! تمہارا ضمیر اس گندے خلافِ فطرت فعل پر تم کو خود ملامت کرے گا اگر خدا پر ایمان ہے اور اس کے احکام کی تمہارے دل ودماغ میں کچھ قدر وقیمت، اس کے عذاب کا خوف اور عتاب کا ڈر تو سنو! وہ خداوند قدوس فرماتا ہے:

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ○
[الشعراء ۲۶: (۱۶۵-۱۶۶)]

ترجمہ: "کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لیے تمہارے رب نے جوروئیں بنائیں بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو"۔

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے سب سے پہلے اس ناپاک عادت کو اختیار کیا، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں بہت سمجھایا محبت بھرے انداز سے بتایا، پورا تاریخی واقعہ ہمارے تمہارے لیے درسِ عبرت کی شکل میں قرآن عظیم نے فرمایا:

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○
[الاعراف ۷: (۸۰-۸۱)]

ترجمہ: "اور لوط علیہ السلام کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی، تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے"۔

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے ان نالائق مردوں سے یہاں تک کہا: اگر تم کو اپنی نفسانی خواہش ہی پوری کرنی ہے تو میری قوم کی لڑکیاں حاضر ہیں اِن سے نکاح کر لو مگر لڑکوں پر تو نظر نہ ڈالو لیکن اُن نابکاروں نے نہایت دریدہ دہنی سے اِنہیں یوں جواب دیا:

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ○ [ھود ۱۱: (۷۹)]

ترجمہ: "بولے تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں اور تم ضرور جانتے ہو جو ہماری خواہش ہے"۔

آخر جب وہ اپنی خباثت سے باز نہ آئے تو غضب الٰہی حرکت میں آیا اور وہ تمام لوگ جو اس خبیث عادت میں مبتلا ہو کر آئندہ نسلوں میں بھی اس ناپاکی کو پھیلا رہے تھے اس طرح ہلاک کیے گئے کہ

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُشْرِقِیْنَ ○ فَجَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ○ [الحجر ۱۵: (۷۳۔۷۴)]

ترجمہ: "تو دن نکلتے انہیں چنگھاڑ نے آلیا تو ہم نے اس بستی کا اوپر کا حصہ اُس کے نیچے کر دیا اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے

اس درس عبرت کو دیکھتے ہوئے بھی کیا آنکھیں نہ کھلیں گی اور ایسی ناپاک حرکت کی نیت رہے گی۔ کیا تمنا ہے کہ معاذ اللہ خدا کا وہی عذاب پھر آئے؟ کیا یہ خیال ہے کہ جب تک دیکھ نہ لو نہ مانو گے؟ جو لوگ اس مصیبت میں مبتلا ہو چکے ہیں اور اس عذاب کو اپنے سر پر لے چکے ہیں۔ ان کی صورتیں دیکھ لو، نہ چہرہ پر رونق نہ رخساروں پر تازگی، منہ پر پھٹکار برستی ہے، اس لیے کہ مخبر صادق ﷺ نے خبر دی ہے:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ»[36]۔

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد ہے: جس نے قومِ لوط کا سا فعل کیا وہ ملعون ہے"۔

ایک حدیث میں یہاں تک صاف صاف بتا دیا گیا کہ ایسا خلافِ فطرت کام مسلمان کا نہیں:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَتَى النِّسَآءَ فِيْ أَعْجَازِهِنَّ فَقَدْ كَفَرَ»[37]۔

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص عورتوں کے پاس پیچھے سے آیا (یعنی دُبر میں جماع کیا تو) بلا شبہ اُس نے کفر کیا، (کافروں والا کام کیا اور اگر حلال جانا تو فی الحقیقت کافر ہو گیا)۔

---

36 مسند امام احمد، ج ۳، ص ۳۶۸، رقم: ۱۸۷۵، شعب الایمان للبیہقی، ج ۷، ص ۳۳۰، رقم: ۵۰۸۹، الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الحدود، باب الترہیب من اللواط، ص ۵۲۴، رقم: ۳۶۸۷۔

37 معجم الاوسط للطبرانی، ج ۹، ص ۷۸، رقم ۹۱۷۹۔ مجمع البحرین للہیثمی، باب النہی عن اتیان النساء فی ادبارھن، ج ۴، ص ۱۹۰، رقم ۲۳۱۱۔ الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الحدود، باب الترہیب من اللواط، ص ۵۲۵، رقم ۳۷۰۱۔

اس ناپاک کام سے یہاں تک بچایا گیا کہ اس کے مقدمات کو بھی اس فعل میں شامل فرمایا گیا انہیں بھی لعنت کا سبب بتایا۔ خدا کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والے، چھپی باتیں، آئندہ واقعات بتانے والے مخبر صادق ﷺ فرماتے ہیں:

سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُقَالُ لَهُمْ: اَللُّوْطِيُّوْنَ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ، فَصِنْفٌ يَنْظُرُوْنَ وَيَتَكَلَّمُوْنَ، وَصِنْفٌ يُصَافِحُوْنَ وَيُعَانِقُوْنَ، وَصِنْفٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ الْعَمَلَ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ إِلَّا أَنْ يَّتُوْبُوْا، فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ[38]۔

ترجمہ: "آخر زمانہ میں تین قسم کے لوگ ہوں گے جن کو "لوطی" کہا جائے گا، ایک وہ جو لڑکوں کو فقط گھوریں گے اور باتیں کریں گے ایک وہ جوان سے مصافحہ اور معانقہ کریں گے ایک وہ جوان لڑکوں کے ساتھ فعل بد کریں گے، ان سب پر خدا کی مار و پھٹکار ہو مگر وہ جو توبہ کرلیں اور جس نے سچی توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے"۔

38 ذم الھویٰ لابن الجوزی، باب النظر الی المردان، ص ۱۳۵، رقم: ۳۸۱، کتاب الترغیب للیافعی، ص ۱۵۹، رقم: ۶۵۱۔

اس شخص پر مالک عالم کی نظر کرم کیوں ہو جو اس کی مرضی، اس کی فطرت، اس کے قاعدہ کے خلاف اپنی بیش بہا بیش قیمت دولت کو برباد کرے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا»[32]۔

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو مرد کے ساتھ بدکاری کرے یا عورت کے ساتھ اس کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے"۔

غیر عورت اجنبی خاتون کے ساتھ غیر قانونی صورت سے آگے کی طرف ملنے میں ایک خفیف سا احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ اگر حمل ٹھہر گیا اور اس نے سے گرایا تو اگر بچہ پورا بن گیا تھا اور پھر پھینکا گیا تو کوڑے پر یا نالی میں پڑ کر کسی صورت سے شاید پیدا ہونے والا بچہ جانبر ہو بھی جائے اگرچہ اس ضائع کرنے والے نے تو ضائع کرنے، پھینکنے اور اس طرح اس کے قتل کا سامان کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی لیکن اس خلافِ فطرت صورت میں وہ احتمال

---

32 الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الحدود، باب الترہیب من اللواط، ص ۵۲۵، رقم: ۳۶۹۵، ذم الھوی لابن الجوزی، باب فی التحذیر من عمل قوم لوط، ص ۲۰۷، رقم: ۵۷۶۔

ضعیف بھی نہیں، لڑکوں کے پاس یا عورت کی پچھلی طرف وہ آلہ ہی نہیں جہاں یہ مادہ ٹھہرے اور بچہ بنے، اس لیے بچہ بننے سے پہلے بیج ہی ضائع ہو گا، اس لیے اس بیج کے ضائع کرنے والے قاتل کی سزا بھی وہی قتل ہے، چنانچہ صحیح حدیث میں فرمایا گیا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ بِعَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ فَارْجُمُوا الْأَعْلَى وَالْأَسْفَلَ ارْجُمُوْهَا جَمِيْعًا»[40]۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو قومِ لوط کا عمل کرتے دیکھو تو نیچے اور اوپر والے دونوں کو رجم (سنگسار) کر دو“۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو اس فعلِ خبیث کے فاعل کے معمولی قتل پر بس نہ کی بلکہ بقول بعض اس کو آگ میں جلایا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس پر دیوار گرائی۔

---

40 مستدرک للحاکم، کتاب الحدود، ج ۴، ص ۵۰۶، رقم: ۸۱۲۹۔
ذم الھوی لابن الجوزی، باب فی عقوبۃ اللوطی، ص ۲۱۱، رقم: ۵۸۵۔

اس لیے کے اس ناپاک فعل میں تو انسان جانوروں سے گیا گزرا ہوا۔ نر اور مادہ کی رعایت وہ بھی رکھیں اپنی جنس کو وہ بھی پہنچانیں، اس نے اگر عورت کی جگہ مرد کو دی یا ان پنڈت صاحب کی طرح جن کی خبر ابھی حال ہی میں کسی اخبار میں پڑھی اپنی جنس کو بھی چھوڑا، گائے پر نظر ڈالی تو اسلام اپنے جامع احکام میں بہائم کو اپنی آلودگی سے ملوث کرنے والے کو بھی اسی سزا کا مستحق گردانتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ وَقَعَ عَلَى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ مَعَهُ»[41]۔

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی چوپائے (جانور) سے جماع کرے تو اس شخص کو اور چوپائے کو بھی قتل کر دو"۔

اس فاعل تو فاعل اُس چوپایہ کو بھی قتل کر دینے کا حکم دیا گیا، لوگوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: چوپائے نے کیا بگاڑا؟ انہوں نے فرمایا: اس کی وجہ اور سبب تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کہا بلکہ اس کا گوشت تک کھانا ناپسند فرمایا۔

---

41 مستدرک للحاکم، کتاب الحدود، ج ۴، ص ۵۰۶، رقم: ۸۱۳۰۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِہٖ فِیْ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ"[42]۔

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم لوط کا سا فعل بد کرنے والے فاعل ومفعول دونوں کو قتل کر دو"۔

مفعول بھی اس قتل میں شریک، اس ناپاک کی سزا بھی یہی ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے تاکہ کے خلافِ مذہب اور دین کے خلاف خود تمہاری تندرستی اور عافیت کے خلاف، بلکہ سچ پوچھو اور انصاف سے دیکھو تو تمہارے نفس کی لذت کے بھی خلاف ہے، فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ؟ بولو! کیا تم بچو گے؟

اِسْتِمْنَاءٌ بِالْیَدْ

یا اپنے ہاتھوں خاص قوت کی بربادی

تم نے ابھی اس سے پہلے باب میں دیکھا کہ مرد کا یہ خاص آلہ جو اس جوہر لطیف کو عورت کے خزانہ تک پہنچانے کے لیے بنایا گیا ہے ایک اسفنج کا سا بناؤ اپنے اندر رکھتا ہے جس کے سبب وقت ضرورت یہ بڑھ سکتا ہے اور

---

42 مستدرک للحاکم، کتاب الحدود، ج ۴، ص ۵۰۶، رقم: ۸۱۲۸۔

ضرورت پوری ہونے کے بعد گھٹ جاتا ہے اور اس کی تھوڑی سی تشریح اور دیکھ لو تاکہ آئندہ جو بات ہمیں بتانی ہے اور جس مصیبت پر ہمیں آگاہ کرنا ہے وہ با آسانی سمجھ میں آجائے۔ پورے جسم کے تین حصے الگ الگ خیال میں لو:

(۱) سر

(۲) درمیانی جسم

(۳) جڑ

جڑ سے سر کی جڑ تک تمام جسم اسفنج کی طرح خانہ دار بنا ہوا ہے جس کے سبب آسانی سے پھیل اور سمٹ سکتا ہے اس کے خانے پٹھوں، موٹی رگوں اور باریک باریک رگوں سے بھرے ہوئے ہیں، یہ رگیں اور پٹھے شاخ در شاخ ہو کر تمام جسم کے خانوں میں پھرتے ہیں جا بجا ان میں تھوڑے تھوڑے گوشت کے ریشہ بھی ہیں جس میں اوپر کی طرف دو خاص جھلیاں ہیں جو اوپر نیچے واقع ،اس جھلی میں پٹھوں کے باریک تار اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار دشوار، سیون کی طرف ایک باریک پٹھہ ہے جو زندگی کی روح کو یہاں لاتا ہے اس کے درمیان ایک نالی ہے جو پیشاب اور مادۂ خاص کو لاتی ہے اس میں بھی پٹھوں کے باریک تار موجود ہیں۔

سر: یہ بھی اسفنجی صورت کا بنا ہوا ہے اس میں بہت باریک باریک خون کی رگیں ہیں اور پٹھوں کے نہایت نازک باریک تار جن میں احساس کی قوت سب

سے زیادہ، یہ تمام پٹھے کمر اور دماغ سے ملے ہوئے ہیں گویا ان کو بجلی کی تاروں کی طرح سمجھو اِدھر دماغ میں خیال پیدا ہوا اُدھر اِن اَعصاب نے اپنا کام شروع کیا ،دماغ سے خواہش اور ارادہ کا ظہور فوراً اِدھر محسوس ہوا اور کمر سے ان پٹھوں کے لگاؤ نے جس کو تنار کھا، یہ سب کچھ اس لیے بتایا گیا کہ صرف اتنی بات سمجھ میں آجائے کہ اگر ان پٹھوں اور رگوں پر کوئی غیر معمولی دباؤ پڑے یا یہ تار کسی طرح خراب ہو جائیں تو دماغ تک اس کا اثر پہنچے گا کمر بھی اس کی تکلیف کو محسوس کرے گی یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ رگڑنے سے رطوبت کم ہوتی ہے اور خشکی آتی ہے، یہ کھجلی خشکی اور بڑھاتی ہے، کھجانے اور بار بار کرنے سے کھال دکھ جاتی ہے اور خون فوراً اس طرف دوڑ آتا ہے جہاں چاہو بدن میں کھجا کر دیکھ لو اور اگر زیادہ سہلاؤ گے، کھجاؤ گے تو وہاں کچھ ورم بھی ہو جاتا ہے۔

اب سنو! عورت کے جسم میں قدرت نے ایسی رطوبتیں پیدا فرمائی ہیں جن کے سبب اگرچہ مرد کا جسم رگڑ ضرور کھاتا ہے لیکن نہ کوئی خراش پیدا ہوتی ہے نہ دکھن، خون کا اس طرف دوڑ کر آنا ہی جان کو بڑھاتا ہے. لیکن اندر کی رگوں اور پٹھوں پر کوئی ایسا ناگوار بار نہیں پڑتا جس سے اندر کسی قسم کی سوجن پیدا ہو اور تکلیف پہنچے، اس کے مقابل دنیا کی تمام لیس دار رطوبتوں میں کوئی رطوبت تیل ہو یا صابن، ویسلین ہو یا گھی ہرگز وہ کیفیت نہیں پیدا کر سکتی جو اس قسم کے رگڑ کی تکلیف سے بچائے اور عورت کے مخصوص جسم کے سوا انسانی جسم کا کوئی

حصہ بھی ایسا نرم نہیں جو اپنی خراش سے مرد کے جسم کو محفوظ رکھ سکے۔

ہاتھ میں بھی ہتھیلیوں اور انگلیوں کی کھال ویسے ہی سخت اور پھر دنیا کے کام کاج میں مصروف رہنے والے مردوں کی کھال اور زیادہ سخت، ہاتھ اس جسم نازک سے چھیڑ چھاڑ کر کے اس نازک جھلی کو سخت دکھ پہنچاتا ہے، وہ باریک باریک رگیں اور پٹھے بھی اس سختی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے خواہ کیسی ہی رطوبتیں اور چکناہٹ کیوں نہ استعمال میں لائی جائیں، رگیں اور پٹھے اس خراش سے اس قدر جلد اثر لیتے ہیں کہ ورم پیدا ہوتا ہے اور ایک بار اپنے ہاتھوں اس بے بہا دولت کو برباد کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حس بڑھ کر بار بار ہاتھ اس کام کی طرف بڑھتا ہے وہی ایک کھجلی کی سی کیفیت بار بار طبیعت کو ابھارتی اور دو تین بار معاذاللہ ایسا کیا گیا تو وہی ورم مستقل صورت اختیار کرتا ہے، نرم و نازک رگیں دب کر رگڑ کھا کر سست ہو جاتی اور پٹھے اس قدر ذی حس ہو جاتے ہیں کہ رفتہ رفتہ معمولی رگڑ سے بھی ہیجان ہو کر وہ انمول مادہ یونہی پانی کی طرح بہہ جاتا ہے۔

رگوں کی سستی، پٹھوں کی خرابی، جسم کی حالت کو بگاڑتی ہے، اسفنجی قسم کے اجسام کے دبنے سے سب سے پہلا جو اثر ہوتا ہے وہ جڑ کا کمزور اور لاغر ہو جانا ہے اس کے علاوہ درمیانی حصہ جسم میں بھی جہاں جہاں رگیں اور پٹھے زیادہ دب جائیں گے وہ ہموار نہ رہے گی اور جسم ٹیڑھا ہو جائے گا، رگیں جوان اسفنجی خانوں میں ہیں ان کے دبنے سے خون اور روح حیوانی کی آمد کم

ہو گی، رگیں پھیل نہیں سکیں گی، لہٰذا اسفنجی جسم بھی نہ پھیل سکے گا سختی جاتی رہے گی، جسم ڈھیلا اور بے حد لاغر ہو جائے گا۔

اس کے بعد خواہ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کی جائے، جسم کی ترقی ہمیشہ کے لیے رک جاتی ہے اور اپنے ہاتھ کے اس کرتوت کے سبب یہ جسم عورت کے قابل رہتا ہی نہیں، اگر کوئی بے زبان، عصمت و عفت کی دیوی ایسے شخص کے سپرد کر دی گئی تو عمر بھر اپنی قسمت کو روئے گی اور یہ بدنصیب حقیقتاً اس کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہو گا اس لیے کہ اوّل تو اس سے مل ہی نہیں سکتا اور اگر کسی ترکیب سے مل بھی جائے تو مادہ سے اولاد پیدا کرنے کے اجزاء مر چکے ہیں اب اسے اولاد سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو جانا چاہیے اگر اس عادت خبیثہ کو اور جاری رکھا گیا تو کھال کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور حس اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ معمولی کلپ دار کپڑے کی رگڑ سے بھی انسانی جوہر برباد ہو جاتا ہے پٹھوں کی حس اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ (دماغ سے تعلق رکھنے کے سبب) اِدھر دماغ میں خیال آیا اُدھر مادہ ضائع ہوا۔

یہ وہ نازک حالت ہے کہ اس جسم خاص کی ان خرابیوں کے سبب تمام جسم انسانی کی مشین خراب ہو جاتی ہے ابھی تم نے دیکھا کہ ان پٹھوں کا تعلق دماغ کے تابع اس کی خرابی سے تمام قوتیں خراب، نظر کمزور ہو گی، کانوں میں سائیں سائیں کی آوازیں آئیں گی، مزاج چڑچڑا پن ہو گا، خیالات میں پریشانی

بڑھتے بڑھتے دماغ بالکل نکما بنا دے گی اور اپنے ہاتھوں اس جوہر کو برباد کرنے کا جنون ہے تم نے پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ یہ جوہر لطیف خون سے بنا اور خون بھی وہ جو تمام بدن کو غذا پہنچانے کے بعد بچا، پس اگر اس مادہ کو اس کثرت کے ساتھ برباد کیا گیا کہ خون کو بدن کو غذا پہنچانے کا بھی موقع نہ ملا، قلب میں ٹھہر ہی نہ سکا کہ اس طرح نکال دیا گیا تو قلب کمزور ہو گا، دل دھڑکے گا، ذرا سا پتہ کھڑکا اور اختلاج شروع ہوا۔

دل پر تمام بدن کی مشین کا دارومدار جسم کو خون نہ پہنچا روز بروز کمزور و لاغر ہوتا چلا گیا بلکہ اگر یہ کثرت اس حد کو پہنچی کہ خون بننے بھی نہ پایا تھا کہ نکلنے کی نوبت آئی تو جگر کا فعل خراب ہوا، گردوں کی گرمی دُور ہوئی، معدہ پر اثر پڑا، وہ خراب ہوا، بھوک کم ہوئی، ضعف نے اتنا دبایا کہ چند قدم چلنا بھی مشکل ہو گیا، نہ دن کا چین رہا نہ رات کا آرام، رات کو سوئے آرام کے لیے مگر خیالات پریشان نے کبھی کوئی تصویر پیش کی اور کبھی ویسے ہی کہ دھیان تک نہیں ہوا وہی کر دکھایا جو اپنے ہاتھوں سے کیا جاتا رہا، صبح اُٹھے تو بدن سُست ہے، جوڑ جوڑ میں درد ہے، آنکھیں چپکی ہوئی ہیں، اس لیے کہ ان کے عضلات بھی خاص جسم کے عضلات ساتھ ساتھ کمزور ہوتے چلے گئے سونا آرام کے لیے نہ تھا، جسم محسوس کر رہا ہے کہ اسے سخت تکلیف ہے، یہ سب کیوں ہوا؟ صرف اس لیے کہ اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا گیا یہ ہمارا کہنا، جس طبیب سے چاہو دریافت کر لو

جس ڈاکٹر سے چاہو مشورہ لے لو وہ بھی یہی بتائے گا جو ہم نے کہا۔

ایک مشہور ڈاکٹر اپنی تالیف میں لکھتا ہے:

جسے "زرد" و "دبلا" کمزور وحشیانہ شکل و صورت کا پاؤ جس کی آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں، پتلیاں پھیل گئی ہوں، شرمیلا ہو، تنہائی کو پسند کرتا ہو، اس کی نسبت یقین کر لو کہ اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا خون بہایا ہے۔

ایک زبردست، تجربہ کار، طبیب، اعلیٰ درجہ کے معالج اپنی تحقیق اور طرح شائع فرماتے ہیں:

ایک ہزار تپ دق کے مریضوں کے اسباب اور مرض تپ دق پر غور کرنے پر یہ ثابت ہوا کہ ان میں سے ۱۸۶ عورتوں سے کثرت سے ملنے کے سبب اس مرض میں مبتلا ہوئے ۱۴۴ صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت برباد کرنے کے سبب باقی دوسرے اُمور بعض اسباب سے۔ ۱۲۴ پاگلوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ اُن میں سے ۲۴ صرف اپنے ہاتھوں سے اپنے جسم خاص کے پٹھوں کو خراب کرنے کے سبب پاگل ہوئے اور باقی ایک سو دوسرے ہزاروں اسباب کے سبب۔

یہ آپ نے ابھی سے پہلے پڑھ لیا کہ جب مادۂ مخصوص پتلا ہو جاتا ہے اور تھوڑی تھوڑی رطوبت اکثر نکلتی رہتی ہے اور بہتی ہے تو نالی میں اس رطوبت

کے رہنے اور سڑنے کے سبب بسا اوقات زخم پڑ جاتے ہیں اور وہ زخم بڑھتے بڑھتے بڑا قرحہ (گہرا زخم) ڈالتے ہیں، اوّل اوّل پیشاب میں معمولی جلن ہوتی ہے پھر مواد آنا شروع ہوتا اور جلن بڑھتی ہے یہاں تک کہ پرانا سوزاک ہو کر انسانی زندگی کو ایسا تلخ بنا دیتا ہے کہ اس وقت کو موت پیاری معلوم ہوتی ہے، اسی طرح ضائع کرتے کرتے مادہ رقیق ہونے کے سبب خوب بخود بلا کسی خیال کے پیشاب کے بعد یا پہلے یا پیشاب میں ملا ہوا نکل جائے گا، اسی مرض کا نام جریان ہے، جو تمام خرابیوں اور بہت سے شدید ترین امراض کی جان، خود کردہ راعلاج نیست۔

اگرچہ اس غلط کاری کے سبب جسم میں ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اصلی حالت پر آنا پھر وہی ابتدائی کیفیت پانا دشوار ہی نہیں یقیناً ناممکن ہے اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ خدارا بچو، ہوشیار رہو، جنونِ جوانی میں اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی نہ مارنا ورنہ عمر بھر پچھتاؤ گے اس وقت ہمارا کہنا یاد آئے گا سر پکڑ کر روؤ گے، اپنی جان کو کھوؤ گے مگر ـــــــ

"پھر پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"۔

آج ہی سنبھل جاؤ، اس بلا کے قریب بھی نہ پھٹکو، ہوشیار ہوشیار! اپنے آپ کو سنبھالو، ذرا صبر کرو۔

ہم تمہارے والدین سے کہتے ہیں کہ جلد باقاعدہ تمہارا نکاح کر دیں اور اگر وہ دیر کریں تو تمہیں اجازت ہے کہ تم خود بول اُٹھو یا خود کسی مناسب جگہ نکاح کر لو لوگ اس کو بے حیائی کہیں مگر ہم نہ کہیں گے اس ناپاک عادت سے تو بچو گے، جان سے تو ہاتھ نہ دھوؤ گے اگر خدانخواستہ نصیب دشمناں کوئی شخص اس بُری عادت کا شکار ہو چکا ہے تو اسے ہمارا دردمندانہ، مخلصانہ، مشورہ ہے کہ خدارا اشتہاری دواؤں کی طرف مائل نہ ہونا نظر بھر کر کبھی نہ دیکھنا، یہ دوسرا زہر کا پیالہ ہے جو ہونا تھا ہو لیا، سب سے پہلے سچے دل سے توبہ کرو اور پھر کسی اچھے تجربہ کار تعلیم یافتہ طبیب کے پاس جایئے بغیر شرمائے اسے سارا اپنا کچہ چٹھا سنایئے اور جب تک وہ بتائے باقاعدہ پورے پرہیز کے ساتھ اس کا علاج عمل میں لایئے، اُمید ہے کہ کچھ نہ کچھ مرہم پٹی ہو ہی جائے گی۔

تم نے دیکھا کہ مبارک دین اسلام نے تمہیں سب سے پہلے یہ تعلیم دی کہ خدا کو حاضر و ناظر جانو آج دنیا سے چُھپ کر برائیاں کر بیٹھتے ہو یہ سوچ کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس سے بچ کر کہاں جائیں گے اس نے زنا کو حرام کیا، اس کی سزا سنائی، اس نے لواطت کو حرام کیا اس پر سزا معین فرمائی کہ اس دنیا میں یہ سزائیں دی جائیں کہ آخرت کے عذاب سے بچ جائے لیکن اپنے ہاتھوں اس انمول خزانہ کو برباد کرنا ایسا سخت گناہ ٹھہرایا گیا کہ دنیا کی کوئی سزا بھی ایسے شدید جرم کے لیے کافی نہیں ہو سکتی، جہنم کا دردناک عذاب ہی اس کا معاوضہ،

دنیا میں اس فعل کے مرتکب کی صورت پر خدا کی ہزاروں لاکھوں پھٹکاریں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«اَلنَّاکِحُ الْیَدِ مَلْعُوْنٌ»[43]۔

ترجمہ: "ہاتھ سے نکاح (یعنی مشت زنی) کرنے والا ملعون ہے"۔

اس پر برہانِ قاطع و دلیل ساطع اور قیامت میں ان زانیوں سے زیادہ سخت عذاب جن پر دنیا میں حد نہ قائم کی گئی، لِلّٰہ اس عذاب سے بچنا اور دنیا اور آخرت کو تباہ نہ کرنا۔

عورتوں کی چھری اپنے ہاتھوں اپنے گلے پر

قلم حیاء کے سبب اشک ندامت بہاتا ہے زبان کہتے ہوئے لڑکھڑاتی ہے، دنیا اس کو بے حیائی سے تعبیر کرے مگر یہ حیا کا سبق ہے، بے حیائی و بے غیرتی کو ناپید کرنے کے لیے، یہ دردِ دل کا بیان ہے اصلاح کی غرض سے کہنا ہے اور کیا کہنا ہے؟ وہی ایک خطاب ہے جو نوجوان مردوں سے تھا، ان عصمت کی دیویوں، ان نرم و نازک گلاب کی پتیوں سے جن کو زمانہ کی بادِ سموم کملانے کے

---

43 کشف الخفاء ومزیل الالباس للعجلونی، ج ۲، ص ۳۲۵، رقم: ۲۸۳۸۔ الاسرار المرفوعۃ لعلی القاری، ص ۳۶۰، رقم: ۵۶۹۔

لیے تیار ہے جن کا چمن ابھی بہار دکھانے بھی نہیں پایا ہمیں ڈر ہے کہ کہیں خزاں کا شکار نہ ہو جائے اس لیے کہ جھونکے آرہے ہیں، فیشن پرستی اور نام نہاد آزادی حقیقتاً گناہوں کی زنجیروں، میں گرفتاری اور پابندی نے ان کی تباہی اور بربادی کا بیڑہ اٹھایا ہے، یورپین خواتین کے حالات سے عبرت لو۔

نئی تہذیب کی ہوا القیہ ممالک کے طبقہ نسواں کو بھی اسی طرف دھکیلے جا رہی ہے، عفت وعصمت، شرم وغیرت آج یورپ کے زنانہ بازاروں میں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی مصر وشام کے علاقوں میں ناپید ہوتی جارہی ہے، بچی کچی تھوڑی سی ہندوستان کی گلیوں یہاں کے کوچوں اور محلوں بلکہ بعض مکانوں کی چہار دیواریوں میں کہیں کہیں نظر آجاتی ہے کیا وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ ہم اس گراں مایہ کو یہاں بھی نہ پائیں گے؟

نوخیز نوجوان غیر محرم لڑکیوں میں آتے جاتے ہی نہیں بلکہ ہنسی دل لگی بھی کرتے ہیں حالانکہ نبی کریم ﷺ نے ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ جیسے نابینا کو بھی گھر کی چار دیواری میں اپنی ازواج کے سامنے نہ آنے دیا۔

نظریں اُٹھنے لگیں حالانکہ ربّ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ﴿ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ﴾ ترجمہ: "عورتیں اپنی آنکھیں نیچی رکھیں") فرمایا۔ سر سے آنچل ہٹنے لگے، بدن کھلنے لگے، حالانکہ ربّ نے ﴿ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى

جُیُوْبِھِنَّ ﴾ ترجمہ: "عورتیں اپنا دوپٹہ اپنے گریبانوں پر ڈالیں" کہہ کر ان کی شرمیلی حیاؤں کو جتایا۔

پیاری بیٹیو! تم کو بھی خدا نے وہی قیمتی جوہر عطا کیا جو نوجوان مردوں کو دیا گیا، بے شک اس کا بے جا استعمال تمہاری جانوں کو بھی اس طرح ہلاکت میں ڈال دے گا جیسے مردوں کی جانیں ہلاک ہوتی ہیں یقیناً تمہارے ذمہ بھی قتل کا الزام اسی طرح آئے گا جیسے مردوں کے سر آتا ہے بے شک تم کو بھی اپنی جان سے اسی طرح ہاتھ دھونا پڑے گا جیسا کہ بعض مردوں کا حشر ہوتا ہے۔

سن لو! سن لو! وہ زبردست گناہ جس کی سزا سو دُرّہ، جس کی سزا قتل، جس کی سزا پتھروں سے ہلاک کیا جانا اسلام نے، یہودیت نے، عیسائیت نے اور دنیا کے ہر مذہب نے مقرر کی، تمہارے لیے بھی ویسا ہی بڑا گناہ ہے جیسے مردوں کے لیے، ہاں! ہاں! ذرا تم غور سے اس حدیث کو پڑھو سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ فرماتے ہیں:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبٌ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، قَالَ: فَالْعَيْنُ زِنْيَتُهَا النَّظَرُ وَتَصْدِيْقُهَا الإِعْرَاضُ، وَاللِّسَانُ زِنْيَتُهُ النُّطْقُ، وَالْقَلْبُ زِنْيَتُهُ التَّمَنِّي، وَالْفَرْجُ

يُصَدِّقُ بِمَاثَمٍ وَيُكَذِّبُ» [44]۔

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کے لیے زنا سے کچھ حصہ (مقدر) ہے جسے وہ لامحالہ پاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور اس کی تصدیق اعراض ہے زبان کا زنا منطق (بولنا) اور دل کا زنا تمنا کرنا ہے اور فرج (شرم گاہ) اس گناہ کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

کیا تم نے سنا حدیث میں آیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ» [45]۔

ترجمہ: "حضرت حسن سے مرسلاً روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ غیر محرموں کو دیکھنے والوں اور جن کی طرف دیکھا جائے اُن پر لعنت بھیجتا ہے"۔

---

44 سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی مایومر بہ من غض البصر، ص ۳۴۷، رقم: ۲۱۵۲۔ مسند امام احمد، ج ۱۴، ص ۲۱۰، رقم: ۸۵۲۶۔ ذم الھوی لابن الجوزی، باب فی ذم الزنا، ص ۱۹۹، رقم: ۵۴۹۔ شعب الایمان للبیہقی، ج ۷، ص ۳۰۳، رقم: ۵۰۴۴۔

45 السنن الکبری، ج ۷، ص ۱۵۹، رقم: ۱۳۵۶۶۔ شعب الایمان، ج ۱۰، ص ۲۱۴، رقم: ۷۳۹۹۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کریم ﷺ سے قرآن پاک میں تمہارے بارے میں یوں فرمایا ہے:

ترجمہ: "اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں، مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (النور، آیت ۳۱)

یہ اتنا زبردست ہدایت نامہ تمہارے ہی حق میں نازل ہوا ہے تمہیں اس قدر احتیاطیں کیوں بتائی گئیں؟ اس لیے کہ تم پر نسل انسانی کی بقاء و تحفظ کا دارومدار ہے تم میں اگر ذراسی بھی کوئی خرابی آئی تو نسلیں کی نسلیں اور قومیں کی قومیں تباہ و برباد ہو جائیں گی، تمہاری عادتیں تمہارے اخلاق، تمہاری اولاد میں فطرتاً اثر کرنے والے، تم جس کو سدھاؤ گی وہ اسی طرح سدھیں گے جس حال میں تم کو دیکھیں گے اسی کی نقل وہ بھی کریں گے تم پڑھ لو اچھی طرح سمجھ لو کہ عفت و

عصمت جیسا قیمتی زیور اور جواہرات اخلاق میں اس سے بہتر جوہر دنیا کے پردے پر کوئی نہیں، تمہیں تو ایسی تہمت اور فتنہ کی جگہ سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔

حدیث میں آیا ہے: "اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمِ"[46]۔

ترجمہ: "اس جگہ سے بچتے ہی رہو جہاں سے تہمت لگنے کا اندیشہ ہو"۔

تمہیں پہلے ہی بتایا گیا ہے کہ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ"[47]۔

ترجمہ: "حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہیں کرتا لیکن ان میں تیسرا شیطان بھی ہوتا ہے (جو انہیں برائی و زنا کے لیے اکساتا ہے)"۔

یہ یاد رکھ کہ شیطان وہی ہے جو برائی کی طرف بلاتا اور بے حیائی کے بیہودہ کاموں ہی کا حکم کرتا ہے، مرد تو مرد عورتوں کے ساتھ بھی ایسی خلوت کہ

46 کشف الخفاء، ج۱، ص۷۳، رقم: ۸۸۔ اتحاف السادۃ المتقین، کتاب عجائب القلب، ج۷، ص۲۸۳۔

47 سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب کراہیۃ الدخول علی المغیبات، ص۲۷۸، رقم: ۱۱۷۱۔

وہ تمہارے چھپے ہوئے بدن کو دیکھیں تمہارے لیے ممنوع بلکہ حدیث میں صاف آیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور مردوں، عورتوں کے لیے ایک حکم سنایا:

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ [الخُدْرِيِّ] رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَنظُرِ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلاَ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلاَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلاَ تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِيْ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ»[48]۔

ترجمہ: ”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف اور کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو نہ دیکھے اور مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ اور عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑا اوڑھ کر نہ لیٹیں“۔

قربان جایئے اس طبیبِ اُمت، رحیمِ ملت، نبیِ رحمت ﷺ کے جنہوں نے عورت کو عورت کے ساتھ بھی ایک بستر پر ایک چادر میں راحت کرنے سے منع فرمادیا، مردوں میں جس طرح اس حرکت سے قوم لوط کے ناپاک عمل کا اندیشہ، عورتوں میں بھی اسی فتنہ کا ڈر اور جو نقصان طبی و دینی مردوں کی اس حرکت سے پیدا، وہی عورتوں کی شرارت و خباثت سے ہویدا،

---

48 صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب تحریم النظر الی العورات، ص۱۶۴، رقم: ۳۳۸۔ شعب الایمان للبیہقی، ج۷، ص۳۲۲، رقم: ۵۰۷۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطہارۃ، ج۱، ص۱۹۵، رقم: ۱۱۳۲۔

جس طرح مرد کے جسم کے لیے عورت کے جسم خاص کے سوا دوسری کوئی چیز مناسب ہو ہی نہیں سکتی، فطرت کے قاعدے کے توڑنے کا نتیجہ اگر مردوں میں یہ ہو گا کہ جسم خاص کی رگین پٹھے دب کر ہمیشہ کے لیے خراب و برباد ہو جائیں، عورت کا جسم اس سے بھی زیادہ نازک و لطیف و ذرا سی بے جا رگڑ اور ناموزوں حرکت سے عمر بھر کے لیے بالکل نکما ہو جائے گا، اپنے ہاتھ کی انگلیاں یا اور کوئی چیز یا محض اوپری رگڑ اور غیر معمولی حرکت جسم کی حالت ہر صورت میں تباہ کرنے والی اور عمر بھر کے لیے بیکار بنانے والی۔

پہلا صدمہ نرم و نازک جھلی میں خراش پیدا کر کے ورم لائے گا اس ورم کے سبب بار بار خواہش پیدا ہو گی، بار بار کی حرکت سے مادہ نکلتے نکلتے پتلا ہو گا اور دماغ کے پٹھوں پر اثر پہنچ کر خفقان اور جنون کے آثار نمودار ہوں گے، دوسری طرف اپنا خون اس انداز سے بہانے کے سبب قلب کمزور ہو بیہوشی کے دورہ پڑیں، وہ جن اور بھوت پریت جو رات دن گھر گھر آفت ڈھاتے رہتے ہیں (اکثر یہ ہی ہوتے ہیں)، یہ پتلا مادہ ہر وقت تھوڑا تھوڑا رستے رستے مقام کو گندا بنا کر سڑائے گا، اس میں زہریلے کیڑے پیدا ہوں گے، زخم بھی ہو جائے تو کچھ تعجب نہیں، پیشاب کی جلن اس کی خاص علامت، مادۂ مخصوص کا ہر وقت بہنا، تمام پٹھوں اور عضلات کو ڈھیلا بنا کر معدہ، جگر، گردہ سب کا فعل خراب کرے گا اور سیلان الرحم کا مرض جو اس زمانہ میں بلائے عام اور وبائے خاص بنا ہوا ہے گھر کرے گا،

آنکھوں میں حلقہ، چہرہ پر بے رونقی ہر وقت کمر میں درد، بدن کا لجلجاپن، ذرا سے کام سے چکرانا، دل گھبرانا، بات بات میں چڑچڑاپن، تمام بدن کا ہر وقت نڈھال رہنا، آخر خفیف حرارت کا بڑھتے بڑھتے پرانا بخار بننا، تپ دق کے مرض لاعلاج میں گرفتار ہو کر موت کا شکار ہونا اس ناپاک حرکت کے نتائج ہیں۔

بعض بے سمجھ مردوں کی طرح شاید اس خبیث عادت میں مبتلا عورتوں نے بھی یہ خیال کر رکھا ہوگا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں حاشا، حاشا! یوں کہو کہ غیر محرم سے ملنا ایسا گناہ نہیں جس کی سزا سو (۱۰۰) دُرّے یا سنگساری کہ اس گناہ کے سبب اگر یہ سزا دنیا میں مل گئی تو آخرت کے عذاب سے نجات ہوئی مگر اپنے آپ یا دوسری عورتوں کے ذریعہ شرم ناک صورت اختیار کرنا، ایسی سخت مصیبت میں ڈالتا ہے کہ اس کی سزا کے لیے دنیا کا کوئی بد ترین عذاب بھی کافی نہیں ہو سکتا اس کے لیے جہنم کے وہ دہکتے ہوئے انگارے اور دوزخ کے وہ ڈراؤنے زہریلے سانپ اور بچھو ہی سزا ہیں جن کی تکلیف جاری و باقی رہے۔

صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صاف بتا دیا کہ

﴿اَلسِّحَاقُ بَیْنَ النِّسَاءِ زِنًا بَیْنَهُنَّ﴾[42]۔

42 کتاب الترغیب للیافعی، ص ۱۵۸، رقم: ۶۷۱۔ ذم الھوی لابن الجوزی، باب التحذیر من عمل قوم لوط، ص ۲۰۹، رقم: ۵۸۰۔

ترجمہ: "عورتوں کا آپس میں (خاص صورت سے) ملنا ان کا آپس کا زِنا ہے"۔

پھر تاکید فرمائی:

"لاَ تُزَوِّجِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلاَ تُزَوِّجِ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَإِنَّ الزَّانِيَةَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا"[50]۔

ترجمہ: "نہ عورت عورت کے ساتھ مقاربت کرے نہ عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرے کیوں کہ جو عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرتی ہے وہ بھی یقیناً زانیہ ہے"۔

غیب کی خبریں لانے والے، چھپی باتیں بتانے والے، آئندہ واقعات سنانے والے، اس زمانہ کا نقشہ کھینچ کر بتا گئے، آج ہم احکامِ دین بتانے میں شرمائیں تو شرم نہیں بے حیائی ہے جو اس کو چھپانا چاہیں وہ بے حیاء کل خدا کو کیا منہ دکھائیں گے؟ دیکھو دیکھو! اس زمانہ کا پورا خاکہ دیکھو! ایک ایک بات کو برابر کرلو اور خدا کے غضب اور عذاب سے ڈرو۔

50 سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب لا نکاح الا بولی، ص ۳۲۷، رقم: ۱۸۸۲، مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب الولی فی النکاح، ص ۹۳۹، رقم: ۳۱۳۷۔

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَشَرَ خِصَالٍ عَمِلَهَا قَوْمُ لُوْطٍ بِهَا أُهْلِكُوْا وَتَزِيْدُهَا أُمَّتِيْ بِخَلَّةٍ [أَيْ: خَصْلَةٍ]: إِتْيَانُ الرِّجَالِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَرَمْيُهُمْ بِالْجَلَاهِقِ وَالْخَذْفِ وَلَعِبُهُمْ بِالْحَمَامِ وَضَرْبُ الدُّفُوْفِ وَشُرْبُ الْخُمُوْرِ وَقَصُّ اللِّحْيَةِ وَطُوْلُ الشَّارِبِ وَالصَّفِيْرُ وَالتَّصْفِيْقُ وَلِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَتَزِيْدُهَا أُمَّتِيْ بِخَلَّةٍ إِتْيَانُ النِّسَاءِ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا»[51]۔

ترجمہ: ”حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دس عادتیں ہیں جنہیں قوم لوط نے اختیار کیا اور اسی لیے وہ ہلاک کر دی گئی میری اُمت ان دس پر ایک اور زیادہ کرے گی (۱) مردوں کی مردوں کے ساتھ بد فعلی (۲) غلیل بازی کرنا (۳) گولیاں کھیلنا (۴) کبوتر بازی کرنا (۵) ڈھول باجے بجانا (۶) شرابیں پینا (۷) داڑھی منڈوانا (یا کتروانا) (۸) مونچھیں بڑھانا (۹) سیٹی اور تالی بجانا (۱۰) مردوں کا ریشم پہننا اور میری اُمت ایک عادت اور زیادہ کرے گی (۱۱) عورتیں عورتوں سے خاص طریق سے ملیں گی“۔

---

51 کنز العمال للمتقی، ج ۵، ص ۳۱۷، رقم: ۱۳۰۱۴۔

آج اور لوگوں کو خبر ہو یا نہ ہو مگر ہم جانتے ہیں، واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ لڑکیوں کے مدرسوں میں کیا ہو رہا ہے، ہمیں یہ معلوم ہے کہ گھر کی چار دیواری میں بند ہو کر، کوٹھڑیوں میں چھپ چھپ کر، کس طرح نسل انسانی کا خون بہایا جا رہا ہے، یا اللہ! ہماری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں، ہمارے کان کیا سُن رہے ہیں، جنونِ جوانی نے مرد وعورت کو دیوانہ بنایا ہے۔ حیاء شرم کے مارے اپنا منہ چھپائے کسی گوشۂ کوہ یا کنارۂ دریا پر جا بیٹھی، شرم وغیرت حیاء کے سبب پردے سے باہر نہیں آتی۔

دعا

یا الٰہی! رحم فرما، ہمارے بچوں اور بچیوں کو عقل دے، شعور دے کہ وہ اپنے بھلے بُرے کو سمجھیں۔ خداوند! انہیں ایمان دے، اپنا خوف دے کہ وہ دین اور مذہب کو جانیں، اس کے احکام کو پہچانیں، تیری مرضی کے مطابق چلیں اور تیری رضامندی کی طلب میں مریں۔

وَمَا تَوْفِيْقِي اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللهِ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى وَصَلَّى اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَنَبِيِّهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰينَا مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ فِيْ مَا مَضٰى وَفِيْ مَا بَقِيَ۔

فہرس المصادر والمراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف
1	ترجمہ کنز الایمان	امام اہلسنّت شاہ احمد رضا محدث حنفی
2	اتحاف السادۃ المتقین	امام سید محمد حسینی زبیدی، دار الفکر بیروت
3	الاسرار المرفوعۃ	امام ملا علی بن محمد بن سلطان القاری، المکتب الاسلامی، بیروت
4	بحر الدموع	امام ابو الفرج ابن الجوزی، دار الصحابۃ، طنطا، مصر
5	الترغیب والترہیب	امام عبد اللہ بن اسعد یافعی، دار الکتب العلمیہ بیروت
6	الترغیب والترہیب	امام ابو محمد زکی الدین منذری، بیت الافکار الدولیہ، ریاض
7	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی شافعی، جامعۃ الازہر، قاہرۃ
8	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی، دار الکتب العلمیہ، بیروت
9	ذم الھوی	امام ابو الفرج ابن الجوزی، دار الکتاب العربی مصر
10	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی، مکتبۃ المعارف، ریاض
11	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، مکتبۃ المعارف، ریاض
12	سنن ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی، مکتبۃ المعارف، ریاض
13	سنن دارمی	امام ابو محمد عبد اللہ دارمی، دار المغنی، ریاض
14	سنن کبریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، دار الکتب العلمیہ، بیروت
15	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، مکتبۃ الرشد، ریاض
16	صحیح بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، دار ابن کثیر، بیروت۔

17	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، دار طیبہ، ریاض
18	فتاوی تاتار خانیہ	امام عالم بن علاء انصاری اندرپتی، قدیمی کتب خانہ، کراچی
19	قرۃ العیون	امام ابو اللیث سمرقندی، دار الخلفاء منصورہ، مصر
20	کشف الاستار	امام نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
21	کشف الخفاء	امام اسماعیل بن محمد عجلونی جراحی، مکتبۃ القدسی، بیروت / دار الکتب العلمیہ، بیروت
22	کنز العمال	امام علاء الدین علی متقی ہندی، دار الکتب العلمیہ، بیروت
23	مجمع البحرین	امام نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، مکتبۃ الرشد، ریاض
24	المستدرک	امام ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری، دار الحرمین مصر
25	مسند احمد بن حنبل	امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی، مؤسسۃ الرسالہ بیروت
26	مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی، المکتب الاسلامی، بیروت
27	مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم، مکتبۃ الرشد، ریاض
28	مصنف عبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی، المکتب الاسلامی، بیروت
29	معجم اوسط	امام ابو القاسم سلیمان طبرانی، دار الحرمین مصر
30	معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان طبرانی، مکتبۃ ابن تیمیہ قاہرہ
31	المغنی	امام موفق الدین بن قدامہ حنبلی، دار عالم الکتب، بیروت
32	ہدایہ (حنفی)	امام برہان الدین علی مرغینانی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر مستند و تحقیقی کتاب

اَلْمَوْرِدُ الرَّوِیُّ فِی الْمَوْلِدِ النَّبَوِیِّ ﷺ

کا تحقیقی ترجمہ بنام

میلاد النبی ﷺ

میلادِ مصطفٰی ﷺ پر ایک انمول تحفہ

تالیف:

امام علی بن سلطان المعروف "ملا علی القاری" رحمۃ اللہ علیہ

التوفی سنہ ۱۰۱۴ھ

ترجمہ و تحقیق،

فضیلۃ الاستاذ

مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

زاویہ پبلشرز

8-C دربار مارکیٹ - لاہور

voice: 042-37248657 - 042-37112954 - 042-37300642

Email:zaviapublishers@gmail.com

ہماری شاہکار علمی وادبی کتب

* سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد
* الشفاء بعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ
* پیارے رسول ﷺ کی پیاری زندگی
* پیارے نبی ﷺ کا پیارا بچپن
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے جرنیل
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے اقوال
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے معاہدے
* پیارے نبی ﷺ کا پیارا عہد شباب
* پیارے نبی ﷺ کے پیارا خلق عظیم
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے فیصلے
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے سفر
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے معجزات
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے خطوط
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے شب وروز
* حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
* مسائل تجہیز وتدفین اور آداب زیارت قبور
* باتوں سے خوشبو آئے (اشفاق احمد کے انٹرویوز)
* نظامی بنسری (نظام الدین اولیاءؒ کی ڈائری)
* رُخِ مصطفیٰ ﷺ (سیرت النبی ﷺ پر ایک جامع تحریر)
* رسول اللہ ﷺ کی دو سو سنتوں کا مجموعہ
* حضور ﷺ کی بچوں سے محبت
* رسول اللہ ﷺ کی خصوصیات
* سیرت رسول عربی ﷺ
* سنت مصطفیٰ ﷺ اور جدید سائنس
* محمد رسول اللہ ﷺ کا پاکستان
* عہد نبوی ﷺ کا نظامِ تعلیم
* امام حسن رضی اللہ عنہ اور خلافتِ راشدہ
* رسول اللہ ﷺ کی سچی خبریں
* سرکار ﷺ کی شان بزبانِ قرآن
* سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ (حدیث باب مدینۃ العلم)
* سیدہ کا لال (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)
* اسلامی نظام عدل اور پاکستان
* مرقاۃ السالکین شرح مرآۃ العارفین
* تذکرہ حضرت یوسف علیہ السلام
* اسلامی احکام اور انسانی صحت
* اقوالِ زریں کا انسائیکلو پیڈیا
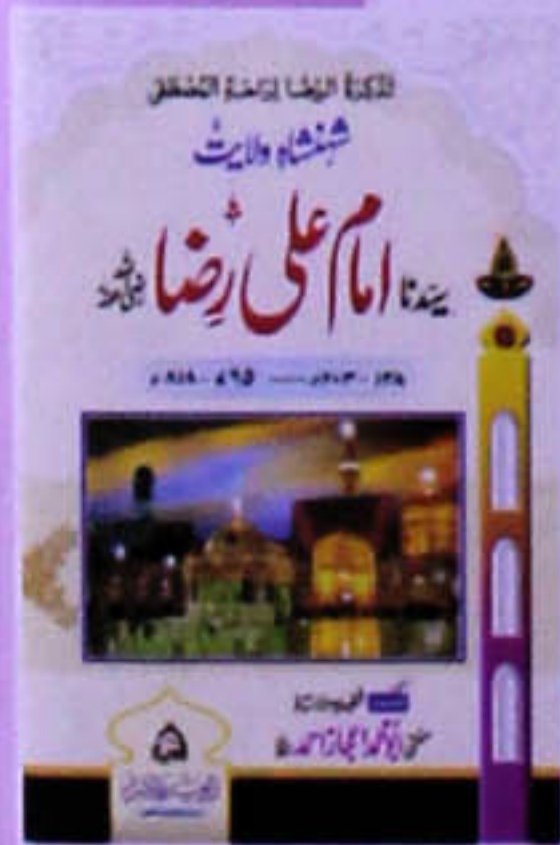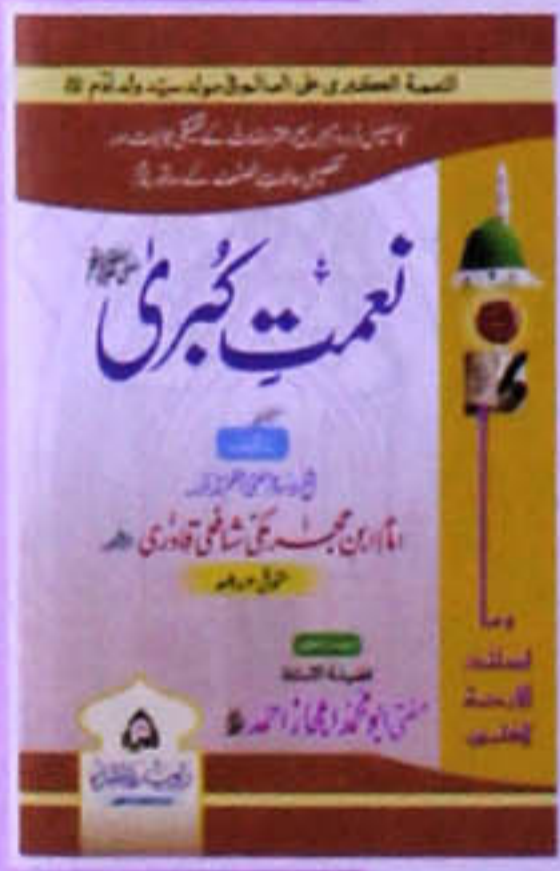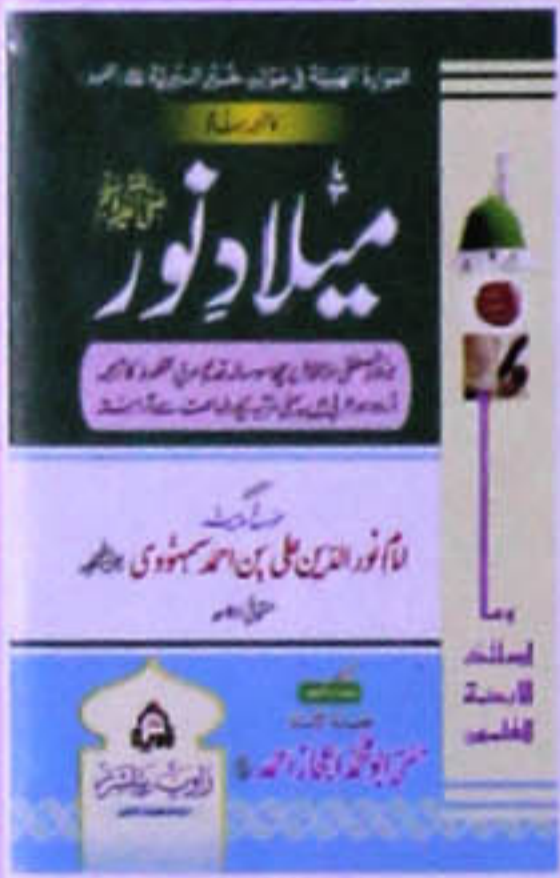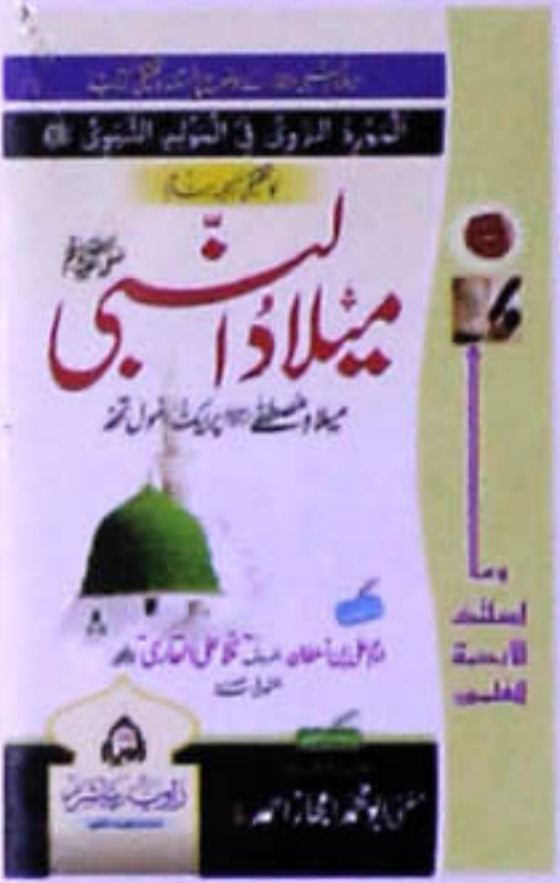
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۰ لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954 - 042-37248657
Email : zaviapublishers@gmail.com